THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday November 26, 2010
(66th Session)
Volume X. No. 04
(Nos. 01-04)

CONTENTS

		Page
1	Recitation from the Holy Quran……….………………..	1
2	Leave of Absence…………………………..…..………..	2
3	Point of order: Arrest of 700 Pakhtuns last night at Karachi ...	2-3
4	Privilege Motions:	
	i) Against Mr. Ansar Burni's statement……….	4
	ii) Against misbehaviour of a Tehsildar……….	4-6
5	Further discussion: On RGST……..…………………….	7-46
6	Presentation of Report on the Finance Amendment Bill, 2010……………………………………….	47-67

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume X	**SP.X(04/2010**
No. 04	130

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, November 26, 2010

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at forty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Farooq Hamid Naek) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہِ من الشیطٰن الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۤ فَاَعْرِضْ عَنْھُمْ وَعِظْھُمْ وَقُلْ لَّھُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ
قَوْلًۢا بَلِيْغًا ﴿٦٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا
اَنْفُسَھُمْ جَاۗءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾
فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰي يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَــرَ بَيْنَھُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا
مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِــيْمًا ﴿٦٥﴾

ترجمہ: ان لوگوں کے دلوں میں جو کچھ ہے اللہ اس کو (خوب) جانتا ہے، تم ان (کی باتوں) کا کچھ خیال نہ کرو اور انہیں نصیحت کرو اور ان سے ایسی باتیں کہو جو ان کے دلوں میں اثر کر جائیں۔ اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اس لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے۔ اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھے تھے اگر تمہارے پاس آتے اور اللہ سے بخشش مانگتے اور رسول اللہ بھی ان کے لئے بخشش طلب کرتے تو اللہ کو معاف کرنے والا (اور) مہربان پاتے۔ تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے۔

(سورۃ النساء آیات: 65-63)

Leave of Absence

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پہلے میں leave applications لے لوں۔ سردار محمد جمال خان لغاری صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ عافیہ ضیاء صاحبہ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 24 تا 26 نومبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جی زاہد صاحب! آپ کچھ بات کرنا چاہتے ہیں۔

Point of Order: Arrest of 700 Pakhtuns last night at Karachi

سینیٹر محمد زاہد خان: شکریہ، جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ایک بہت اہم issue پر بولنے کا موقع دیا ہے۔ جناب چیئرمین! رات کو کراچی میں 700 پختونوں کو گرفتار کیا گیا، ان کے دفتروں کے تالے توڑ دیے گئے اور یہ تاثر وہاں پر ابھر رہا ہے کہ کراچی میں پختون یا کوئی آدمی آرام سے نہیں رہ سکتا۔ رات کو جب ہمارے سینیئر وائس پریذیڈنٹ حاجی عدیل صاحب نے چیف منسٹر سے 12:30 بجے بات کی کہ یہ گرفتاریاں ہو رہی ہیں، یہ آپ کا حکم ہے؟ تو چیف منسٹر نے کہا کہ مجھے تو علم ہی نہیں ہے اور اس نے کہا کہ میں ابھی پوچھتا ہوں اور جو گرفتاریاں ہو رہی ہیں ان کو میں رکواتا ہوں۔ صبح تک ہمارے 700 لوگ جیلوں میں چلے گئے ہیں۔ میں صرف ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! ہمارا دہشت گردوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ جو بھی دہشت گرد، جس نسل اور زبان سے تعلق رکھتا ہے اور کراچی کے امن کو برباد کرتا ہے بے شک اس کو گرفتار کریں۔ یہ نہیں کہ صرف ایک فرقے کو یا ایک نسل کو یا ایک زبان والوں کو آپ گرفتار کریں، ان کو جیلوں میں ڈالیں اور دوسروں کو کھلی چھٹی دے دیں۔ جناب چیئرمین! یہ ہمیں منظور نہیں ہے۔ یہ ناانصافی ہے اور وہ لوگ سیاسی ورکرز ہیں اور عہدیدار ہیں۔ ان کے دفتروں کے تالے توڑے گئے۔ ہمارے ایک جوائنٹ سیکرٹری ہیں ان کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میں سارے ہاؤس

سے درخواست کرتا ہوں کہ جو لوگ کراچی اور پاکستان میں امن دیکھنا چاہتے ہیں وہ ہمارے ساتھ ٹوکن واک آؤٹ ہر صورت میں کریں۔ اس کے بعد منسٹر صاحب ضرور جواب دیں لیکن پہلے ہم ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں۔ میں سارے ہاؤس سے درخواست کرتا ہوں کہ اس میں ہمارے ساتھ تعاون کریں۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک (وفاقی وزیر برائے داخلہ): جناب! واک آؤٹ کرنے سے پہلے اگر میں اس کا جواب دے دوں۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ واک آؤٹ کرکے واپس آئیں گے تو پھر جواب دیجیے گا۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: ٹوکن واک آؤٹ کرکے واپس آجائیں تو پھر جواب دے دوں گا۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: جناب چیئرمین! یہ زیادتی ہوئی ہے اس لئے ہم بھی واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: مائیک دیجیے ڈار صاحب کو۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! جیسا کہ کہا گیا اگر یہ political victimization ہے تو ہم بھی اس ٹوکن واک آؤٹ میں شریک ہوتے ہیں اور آپ وزیر صاحب کو direct کریں کہ independent inquiry کریں اور اس ہاؤس میں رپورٹ پیش کریں۔

جناب چیئرمین: آپ لوگ واپس آجائیں تو we will listen to the Interior Minister.

(اس موقع پر اراکین علامتی واک آؤٹ کر گئے)

(اس مرحلے پر اپوزیشن نے علامتی واک آؤٹ ختم کیا)

جناب چیئرمین: سواتی صاحب آپ نے تو breach of privilege motion دیا ہوا ہے۔ آپ نے اس کا نوٹس دیا ہے۔ May I request all the honourable Members to sit down. بلیدی صاحب مہربانی کرکے آپ بھی بیٹھ جائیے۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: کل دیا ہے۔

جناب چیئرمین: سیکرٹری صاحب کاپی مجھے دیجیئے گا۔ آپ اپنا نوٹس پڑھ لیجیئے۔

Privilege Motion: Against Mr. Ansar Burni's Statement

Senator Muhammad Azam Khan Swati (Minister for Science and Technology): Senator Molana Abdul Gafoor Haideri, myself and all the other eight senators have moved a Privilege Motion against the statement of Mr. Ansar Burney ex-Federal Minister for Human Rights, published in Press against Molana Fazal-ur-Rehman, Chairman Kashmir Committee, wherein, he had urged that Molana Fazal-ur-Rehman may be stopped to conduct tour of England as he is promoting extremism. According to the Senators, the statement of Mr. Ansar Burney has damaged the Kashmir cause and the Government of Pakistan, Parliament and its Members have been insulted as Molana Fazal-ur-Rehman was unanimously elected as a Chairman of Kashmir Committee. Keeping in view his political insight and vast experience, it has been requested that the Privilege Motion may be referred to the Privilege Committee.

جناب چیئرمین: جی بخاری صاحب۔

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari (Leader of the House): No, objection. It may be sent to the committee.

Mr. Chairman: The Motion is held to be in order and it is sent to the relevant committee of Rules and Procedure.

چوہدری صاحب ایک منٹ، میں آپ کو موقع دوں گا۔ سب کو موقع دوں گا۔

سینیٹر عبدالنبی بنگش: جناب والا! میرا بھی Privilege Motion ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کا بھی Privilege Motion ہے۔ جی move کیجیئے گا۔

Privilege Motion: Against Misbehaviour of a Tehsildar.

Senator Abdul Nabi Bangash: I move that my privilege as a member of the Senate of Pakistan has been breached due to the following behavior of Mr. Bagh Bostan, *Tehsildar* Thall, District, Hangu.

"Approximately 50 years ago there was a dispute between two tribes namely *Khuidad Khel* from Kuram Agency and Bangash from Tehsil Thall over the land of Shamilat−dhe, due to this dispute eight or ten people have been murdered, after my hectic efforts I resolved this *Quami Tanaza* and made a compromise between both the tribes, the affidavit on stamp papers was framed. The Khuidad Khel Tribe has willingly withdrawn its claim in favour of the Thall Tribe on the disputed land. Thereafter the competent authority has approved the transfer of *intiqaalats* in the light of stamp papers framed between the two tribes. On 23−11−2010 the most respectable people of different tribes of my native town Thall have contacted me on telephone and stated that they met with *Tehsildar* Thall in connection with the matter of their i*ntiqaalats* regarding *Shamilat−dhe*, which has already been approved by the competent authority. The concerned *Tehsildar* has refused to transfer the said *intiqaalats* and behaved them with insulting manners. The said people requested me to ask *Tehsildar* on telephone for solving their genuine problem. I tried to call him but Tehsildar cell phone was switched off. Then I asked the concerned persons to talk to me with Tehsildar on their own cell phone who were present in his office. They informed him that Senator Abdul Nabi Bangash wants to talk to you but he has refused to talk with me and delivered abusive remarks which I was listening. Therefore they compel him to talk with me. I politely asked him to resolve their genuine problem. He did not only refused to do so………"

سینیٹر وسیم سجاد (قائد حزب اختلاف): یہ بھی privilege motion ہے اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب چیئرمین: صبر سے کام لیں۔

سینیٹر عبدالنبی بنگش: جو وہاں پر ہوا میں وہ بتانا چاہوں گا۔

سینیٹر بابر خان غوری: ہم ساری بات سمجھ گئے اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: ہمیں پتا ہے important bill ہے ہمارے پاس بہت وقت ہے۔

سینیٹر بابر خان غوری: وقت تو ہے لیکن بہت سے مسائل discuss کرنے ہیں۔

جناب چیئرمین: Discuss ہوں گے۔ آج مجھے لگ رہا ہے ممبر بے صبرے ہو رہے ہیں وجہ کیا ہے؟

Senator Abdul Nabi Bangash: "He has not only refused to do so but also used impertinent language and talked with me in an insulting manner. He is creating hurdles in resolving the dispute between the two tribes."

"Sir, not only that tantamount to misconduct and misbehavior of the *Tehsildar* Thall District, Hangu, he also created hurdles to resolving problems of the public. Being a Senator and a public representative it is a breach of privilege and behavior of the said *Tehsildar* is not in consonance with the code of conduct and has breached the privilege of mine as a member of the Senate of Pakistan.

It is moved that this privilege motion may be admitted and sent to the Privileges Committee for appropriate action in this matter.

Mr. Chairman: Thank you.

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: No objection.

Mr. Chairman: Motion is held to be in order and referred to the Committee on Rules of Procedure. Ahmed Ali sahib, item No. 2.

Further Discussion on RGST

سینیٹر احمد علی: جناب چیئرمین! میں آپ سے request کر رہا ہوں کہ یہ Bill پیش کرنے سے پہلے، یہ بل بے معنی ہو جاتا ہے اگر اتنے سینیٹرز کا مسئلہ ہے تو پہلے ان کو سن لیں۔ ان کی بات سن لیں تو میں یہ بل پیش کرنے کے لیے تیار ہوں میں بل بعد میں پیش کر دوں گا۔

سینیٹر چوہدری شجاعت حسین: جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ سندھ اور بلوچستان میں ہندو برادری کے لوگوں کے مسلسل اغوا کی جانب دلانا چاہتا ہوں۔ اخبارات میں خبر آرہی ہے کہ باقاعدہ ٹارگٹ کر کے ہندو برادری کے لوگوں کو خاص طور پر بچوں کو اغوا کیا جا رہا ہے۔ اس پر بھاری تاوان حاصل کرنے کے بعد ان کو چھوڑا جاتا ہے۔ حکومت کو اس معاملے کی سنگینی کا احساس کرنا چاہیے اور جلد از جلد اس معاملے کی رپورٹ طلب کریں اور ایوان میں پیش کریں۔

جناب چیئرمین: وزیر داخلہ صاحب جو چوہدری صاحب نے point raise کیا ہے اس کا جواب بھی دے دیجیئے گا۔ زاہد صاحب اور چوہدری صاحب کا جواب دے دیجیئے گا۔ جی احمد علی صاحب آپ کیا بات کر رہے تھے۔

سینیٹر احمد علی: جناب والا! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ پہلے بل کو تو چیک کر لیں House کا consensus کیا ہے۔

سینیٹر بابر خان غوری: اس پر resolution پڑی ہے۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں احمد علی صاحب کی بات سن لوں بعد میں آپ کو بھی سن لوں گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وسیم سجاد صاحب آپ بات کیجیئے۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! یہ General Sales Tax کا Bill اس ایوان میں آرٹیکل 73 کے تحت بھیجا گیا ہے۔ جس طرح جناب نے کل ruling دی ہے اس Bill پر یہاں voting نہیں ہو گی، یہ voting قومی اسمبلی میں ہو گی۔ یہاں پر یہ recommendations کے لیے آیا ہے اور کچھ recommendations Committee کے پاس بھیجی گئی ہیں اس کی رپورٹ آج آجائے گی۔

جناب چیئرمین: رپورٹ آگئی ہے۔

سینیٹر وسیم سجاد: میں اس سے پہلے کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں ذرا وضاحت سے پیش کرنا چاہتا ہوں، اب ہمارا موقف اور میرے خیال میں اپوزیشن کے تقریباً تمام اراکین کا موقف یہ تھا کہ ہم اس بل کو سرے سے ہی قبول نہیں کرتے۔ ہم نے اور ہمارے ساتھیوں نے بڑی وضاحت کے ساتھ بات کی ہے۔ اس میں بنیادی بات یہ ہے کہ اس وقت عوام میں سکت نہیں ہے کہ کوئی نیا ٹیکس جو اتنی مہنگائی پیدا کرے گا اس کو برداشت کر سکیں۔ اس کے لیے میں نے کل جناب کے سیکرٹریٹ میں ایک recommendation بھیجی ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ آج جے یو آئی کی جانب سے، ایم کیو ایم کی جانب سے، جماعت اسلامی کی جانب سے، پی ایم ایل (ن) کا موقف بھی یہی ہوگا، ان سب کا موقف، ہمارا متفقہ موقف یہ ہے کہ اس بل کو قومی اسمبلی منظور نہ کرے۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ recommendations کے ساتھ منظور کردے کہ وہاں سے آرہی ہے۔ کہ جی فلاں item نکال دو فلاں رکھ دو۔ ہم یہ نہیں چاہ رہے کہ Bill as it is بغیر recommendations کے پاس ہو جائے۔ ہمارے پاس اپنا عوامی موقف پیش کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ یہ جو ہم نے recommendations بھیجی ہیں اور جس کی تائید جے یو آئی نے بھی کی ہے، جماعت اسلامی نے بھی کی ہے، پی ایم ایل (ن) نے بھی کی ہے، ایم کیو ایم نے بھی کی ہے۔ اس کو پہلے لے لیا جائے تا کہ یہ فیصلہ ہو جائے کہ اس بل کی ہم حمایت کرنا چاہتے ہیں یا نہیں۔ اس ایوان کی کیا رائے ہے؟ کیا ایوان یہ چاہتا ہے کہ اس بل کو قومی اسمبلی منظور نہ کرے؟ یا ایوان یہ چاہتا ہے، یہ دوسرا مرحلہ ہوگا کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ نہیں، ہمارا اس موقف کو ایوان تسلیم نہیں کرتا تو پھر یہ بعد کا معاملہ ہوگا کہ recommendations آنی چاہییں یا نہیں آنی چاہییں۔ ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں، ہمارا موقف یہ ہے کہ یہ بل قومی مفاد کے خلاف ہے، غریبوں کے لیے ایک طوفان ہے، غریب ان حالات میں اس ٹیکس کو برداشت نہیں کرسکتے اس لیے ہماری recommendation یہ ہے کہ قومی اسمبلی اس بل کو منظور نہ کرے reject کرے اور ہم بھی اس کو reject کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی شیخ صاحب۔

(مداخلت)

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! اگر آپ اس کو legally سننا چاہتے ہیں تو آپ مجھے اعتراض بتائیں تا کہ میں اس کا جواب دے سکوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ جمہوریت کے مطابق چلیں گے۔

سینیٹر بابر خان غوری: جناب والا! جمہوری تقاضا یہ ہے کہ آپ House کا sense لیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ آپ جمہوریت کے مطابق چلنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اس طرح بولتے رہیں گے۔۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بابر غوری صاحب! کیا آپ چاہتے ہیں کہ House کی proceedings جاری رہیں؟ آپ please بیٹھ جائیے۔ اگر آپ نہیں بیٹھیں گے تو I will adjourn the House then.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ بیٹھیں گے تو بات ہو گی ناں۔ Please sit down. I am requesting you to sit down. How can I proceed till you sit down? Please sit down.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: پہلے آپ بیٹھیں تو سہی۔ جب تک آپ بیٹھیں گے نہیں اس وقت تک proceedings شروع نہیں ہوں گی۔ بابا کیسے sense of the House لوں، پہلے بیٹھیں تو سہی۔ جب تک آپ بولتے رہیں گے میں کیسے sense لوں گا۔ آپ تو sense کی بات بالکل بھی نہیں کر رہے ہیں اور یہ مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے۔ How can I take the sense of the House if you people keep on shouting like that?

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: Even this Resolution cannot be taken, seven days notice is required for that.

جناب چیئرمین: ایک منٹ رکیں، .we will discuss it بابر غوری صاحب!

اس طرح سے نہیں ہوگا جس طرح آپ چاہتے ہیں۔ نہیں بالکل نہیں ہوگا۔ I will follow the rules, I will not take your dictation.

سینیٹر بابر خان غوری: جناب! ہم dictation نہیں دے رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Then please sit down.

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! قائد ایوان نے ایک اعتراض کیا ہے اور میں چاہوں گا کہ اس اعتراض پر قانونی اعتبار سے آپ فیصلہ کریں۔ اس میں اعتراض جو کیا گیا ہے------

جناب چیئرمین: وہی تو میں سننا چاہوں گا۔ دیکھیے بات سنیے وسیم سجاد صاحب! we have to follow the rules. you can't win cases with Shouting match.

Senator Wasim Sajjad: I agree with you, sir.

Mr. Chairman: In my experience you can't win cases through raising your voice. You have got to win your cases through legal and cogent arguments. I believe in that. If some people think that they can win their cases by raising the voice, I will not be cowed down. I am making it very clear to everyone. Yes, please.

Senator Wasim Sajjad: Sir, with your permission, being as polite as I can possibly be and I have a great respect to the Chair.

Mr. Chairman: Thank you. I am also very polite. I want that legal arguments should come forward before me and I will decide according to rules, according to law and according to the Constitution but I would not like anybody to raise the voice and try to cow down me, I will not do that.

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! قائد ایوان کی جانب سے یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ یہ تحریک جو میں نے پیش کی ہے یا جو recommendation پیش کی ہے، یہ میں نے کل دی ہے یعنی یہ

میں نے 25 تاریخ کو سیکرٹریٹ میں جمع کرائی تھی اور اس کی رسید میرے پاس موجود ہے۔ اعتراض یہ کیا جارہا ہے کہ اس کا notice آپ نے سات دن پہلے نہیں دیا۔ میں جناب! کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ یہ جو Money Bill Senate میں آتا ہے، اس کا طریقہ کار کیا ہے۔ اس کا طریقہ کار rules میں موجود نہیں ہے۔ اس طریقہ کار کے لیے جناب نے یعنی چیئرمین سینیٹ نے 237 کے تحت directions issue کی ہیں۔ یہ directions ہوتی ہیں اور جو directions ہوتی ہیں یہ چیئرمین سینیٹ issue کرتے ہیں اور وہ میں پڑھ دیتا ہوں۔ لکھا ہوا ہے کہ،

> "All matters not specifically provided for in these rules and all questions relating to the detailed working of these rules shall be regulated in such manner as Chairman may, from time to time, direct."

یعنی یہ تمام صوابدید جناب کی ہے کہ آپ time to time کر سکتے ہیں۔ Time to time کا مطلب ہے کہ آج بھی آپ کر سکتے ہیں، کل بھی کر سکتے ہیں، یہ آپ کی اپنی directions ہیں۔ یہ rules نہیں ہیں۔ یہ آپ کی directions ہیں، یہ آپ کی ہدایات ہیں اور آپ کی ہدایات کے مطابق جناب نے یہ اپنی direction میں کہا ہوا ہے کہ جی اس کے لیے ہمیں سات دن کا notice دیا جائے لیکن اگر آپ دیکھیں اپنی direction میں تو سوال اٹھیں گے۔ ایک تو یہ ہے کہ direction میں کیا لکھا ہوا ہے اور اس کے علاوہ بحیثیت چیئرمین سینیٹ آپ کے کیا اختیارات ہیں۔ آپ صفحہ 111 پر دیکھیں اور آپ دیکھیں گے کہ سینیٹ کے rules کی کتاب کے صفحہ 111 پر لکھا ہوا ہے کہ،

> "Provisions of Rules 95, 96 and 97 shall apply in respect of a notice of a proposal for recommendations."

اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کی directions کے تحت ہی یہ ہوا ہے۔ آپ directions تبدیل بھی کر سکتے ہیں۔ آپ direction کو modify بھی کر سکتے ہیں کیونکہ یہ executive direction ہے لیکن آپ کی directions میں لکھا ہوا ہے کہ اس direction کو بھی Rule 96 apply کرے گا۔ Rule 96 یہ کہتا ہے کہ چیئرمین سینیٹ کسی وقت بھی اپنے notice period کو relax کر سکتا ہے۔

Mr. Chairman: Please read Rule 96.

سینیٹر وسیم سجاد: جی، Rule 96(2) کہتا ہے،

"96(2) Amendment shall be moved by the member only who has given notice thereof.......

جناب چیئرمین: پہلے ایک نمبر پڑھ لیجیئے۔

Mr. Chairman: O.K.

[Rule 96(1) Amendment shall ordinarily be considered in the order of the clauses of the Bill as to which they respectively relate; and in respect of any such clause a motion shall be deemed to have been made: "That this clause stands part of the Bill."]

Rule 96(2) is relevant. [96(2) Amendments shall be moved by the member only who has given notice thereof except with the special leave of the Chairman.]

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ کو discretion ہے اور میرے خیال میں اس پر کسی کو کبھی اعتراض نہیں ہوا، جناب آپ نے بڑے fair طریقے سے ہمیشہ اس چیز کو مدنظر رکھا ہے اور ماضی میں بھی یہ ہوتا رہا ہے کہ اگر کوئی چیز سامنے آتی ہے اور چیئرمین محسوس کرتے ہیں کہ عوام کے مفاد میں کیا ہے اور House کے مفاد میں کیا ہے۔ جو چیئرمین کی discretion ہوتی ہے، چیئرمین کی ذاتی discretion نہیں ہوتی ہے۔ Discretion is always in the interest of the House. You are a custodian of the House. You have to look after the interest of the House. Any discretion given to you has to be exercised in the interest of the House and in the public interest. Now, what's happening is and I explain to you, sir, کہ جی جس طریقہ کار کے مطابق یہ recommendations آرہی ہیں ہمارا موقف سامنے نہیں آسکتا۔ ہمارا موقف یہ نہیں ہے کہ recommendation کے ساتھ اس کو منظور کر لیا جائے۔ ہمارا موقف یہ بھی نہیں ہے کہ recommendation کے بغیر یہ Bill یہاں سے چلا جائے۔ ہمارا موقف یہ ہے کہ ہم اس کو منظور

ہی نہیں کرتے۔ ہم یہ recommend کر رہے ہیں قومی اسمبلی کو کہ اس Bill کو reject کیا جائے۔ یہ Bill مفاد عامہ میں نہیں ہے۔

Therefore, I would request your honour, as the Chairman of the Senate, to use your discretion in the interest of the House and allow a motion which is supported by a fairly large section of the House.

آپ نے دیکھا کہ یہ motion جو میں نے آج نہیں بلکہ کل دی ہے یعنی کل آپ کے پاس وقت تھا کہ اس کو آپ circulate بھی کر سکتے تھے، میں نے لکھا بھی تھا کہ please obtain the approval of the Chairman تو ان کا فرض تھا کہ آپ کے پاس put up کرتے، آپ اس کو circulate کرتے اور سب کو بتاتے۔ اب اس میں یہ ہے کہ اگر ایک چیز آپ کے سامنے آگئی ہے اور بہت سارے یعنی جے یو آئی، جماعت اسلامی، ایم کیو ایم، پی ایم ایل (ن)، پی ایم ایل (کیو)، سب کا موقف یہ ہے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس پر voting ہو جائے کہ کیا یہ ایوان recommend کرتا ہے کہ اس Bill کو پاس کیا جائے یا نہ کیا جائے کیونکہ بصورت دیگر وہ جو recommendations ہیں، وہ ان لوگوں کی ہوں گی جو کہتے ہیں کہ یہ Bill ٹھیک ہے، اس میں ترمیم کر دی جائے جو ہمارا موقف نہیں ہے۔

(Interruption)

Mr. Chairman: One minute. Let me clarify that جو وسیم سجاد صاحب نے فرمایا اور جو میں سمجھا ہوں کہ under Rule 96 discretion exercise کرکے جو انہوں نے proposals دی ہیں، ان کو ہم allow کریں۔ وسیم صاحب! آپ کا یہی موقف ہے؟۔

سینیٹر وسیم سجاد: جی۔

جناب چیئرمین: ٹھیک۔ سینیٹر اسلام الدین شیخ۔

سینیٹر اسلام الدین شیخ: جناب چیئرمین! rules کے تحت سینیٹ کی جو Finance standing committee ہے اس میں یہ بل گیا اور اس پر غور و خوض ہوا، میں بہت مودبانہ وسیم سجاد صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا جیسے انہوں نے کہا کہ یہ ہاؤس اس بل کو reject

کر دے اور انہوں نے کہا کہ یہ ساری پارٹیوں کا موقف ہے - جناب عالی ! دو دن تک acting Chairman کے طور پر اس بل کی recommendations کے لیے لگے رہے - پہلے دن یہ اعتراض اٹھا تھا کہ پہلے یہ decide کر لیا جائے جس میں ساری پارٹیاں موجود تھیں کہ آیا اس بل کو ہم consider کرنا چاہتے ہیں یا نہیں ؟ اور اس کو as it is reject کرکے بھیج دیں یا پھر اس پر بات کرتے ہوئے اپنی سفارشات دیں اور اس کو پاس کریں - لہذا پورا ایک دن اس پر لگا، ہم نے Law Division والوں کو بھی بلوایا، بھنڈر صاحب کا اعتراض تھا کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا- Anyway دوسرے دن Law Division والے اپنا homework کرکے آئے اور انہوں نے سارے ممبران کو بتایا کہ جناب دیکھیئے یہ under the law ہے اور اس کے بعد یہ طے ہوا کہ ٹھیک ہے کہ ہم اس بل کو مانتے ہوئے اس بل کے اوپر اپنی سفارشات دیں گے اور سفارشات دے کر اس ہاؤس میں بھیجیں گے - ایک اور معزز سینیٹر جناب ہارون اختر صاحب موجود ہیں انہوں نے کہا کہ نہیں، ابھی نہیں ، اس وقت تک ہم اس کے اوپر غور نہیں کریں گے جب تک فنانس منسٹر صاحب آ کر ہمیں briefing نہ دیں کہ آیا اس بل کی کیوں ضرورت ہے اور کیوں نہیں ہے ؟ جناب فنانس منسٹر شیخ صاحب تشریف لائے اور انہوں نے پورا ایک گھنٹہ تک اس پر briefing دی اور briefing کے بعد ساری پارٹیوں کے نمائندوں نے متفقہ طور پر اس سے agree کیا- ٹھیک ہے اور ہم اس کو accept کرتے ہیں اس کے بعد نیشنل عوامی پارٹی کے جو نمائندے تھے انہوں نے اپنے objections دیئے تھے ہارون صاحب موجود تھے انہوں نے اپنے objections دیئے تھے - جناب پروفیسر خورشید صاحب تھے انہوں نے objection کیا تھا اور اس کے بعد ہم شق وار دو دن تک مسلسل اس پر بحث کرتے رہے ان میں سے کچھ recommendations ہم نے اس میں ڈالیں کچھ انہوں نے withdraw کیں اور unanimously consensus ہوا اور اس بات پر agree ہو گئے - ٹھیک ہے کہ یہ چیز ہو گئی - اب اس کے اندر ایک procedure یہ تھا کہ دوسرے دن ہم نے اس کو vet کرنا تھا کہ جو جو چیزیں اس بل میں موجود ہیں یا نہیں ہیں - دوسرے دن احمد علی صاحب تشریف لے آئے اور انہوں نے اس بل کو پھر vet کرایا اور vet کرنے کے بعد اس بل میں کچھ اور recommendations تھیں وہ بھی legal recommendations تھیں- جناب اسحاق ڈار صاحب کی اس میں شامل ہوئیں اور شامل ہونے کے بعد جناب چیئرمین کمیٹی، نے دستخط کیے اور اب یہ کہنا کہ in toto جناب! ہم یہ reject کرتے ہیں تو rules کے حساب سے پھر سینیٹ کی standing committee کی کیا

وقعت ہے۔اس کے پاس یہ legally آیا اور legally اس کی proceedings ہوئیں اور legally اس پر consensus built up ہوا اور اب وہ اس ہاؤس میں ہے۔ اب آپ کہتے ہیں کہ ہم ہاؤس میں اسے پیش ہی نہیں ہونے دے رہے یا اس کے اوپر voting کرائی جائے تو میرے خیال میں یہ law کی خلاف ورزی ہو گی اور ہماری پارلیمنٹ کے استحقاق کی خلاف ورزی ہو گی۔

جناب چیئرمین: جی، پروفیسر خورشید صاحب۔ آپ کو بھی ملے گا۔ سب کو چانس ملے گا، پہلے پروفیسر صاحب، اس کے بعد آپ، پھر احمد علی صاحب۔ سواتی صاحب۔ پروفیسر صاحب نے پہلے ہاتھ اٹھایا تھا اس لیے انہیں چانس دے رہا ہوں۔ اس کے بعد آپ کر لیں۔ Everybody has a chance میری نظر میں تمام ممبران equal ہیں۔میں ہر ایک کو بات کرنے کا موقع دوں گا اس کے بعد فیصلہ ہو گا۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بے حد شکریہ جناب چیئرمین! میں اپنی گزارشات پیش کرنے سے پہلے ایوان کے سارے بھائیوں اور بہنوں سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں اپنا ایک decorum ہے، پہلے بھی رکھا ہے ہم سب کو اس کا احترام کرنا چاہیے۔ اختلاف ہمارا حق ہے لیکن قواعد کے مطابق اور جہاں کہیں کوئی بات---

(ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: Rules کے سلسلے میں اٹھائی جائے ہمارا فرض ہے کہ ہم ٹھنڈے دل سے اس پر غور کریں اور rules میں اس بات کی پوری گنجائش موجود ہے کہ ایوان کی اکثریت جو چاہتی ہے وہ آگے بڑھایا جائے اس کی گنجائش پوری طرح rules میں موجود ہے اس لیے ہمیں ٹھنڈے دل سے ایسا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

دوسری بات محترم وسیم سجاد نے جو قانونی نکتہ اٹھایا ہے میں اس کی تائید کرتے ہوئے تھوڑا سا اضافہ کرنا چاہتا ہوں پہلا میرا اضافہ یہ ہے کہ بلاشبہ چیئرمین کو discretion حاصل ہے اور بالعموم چیئرمین نے اس discretion کو اعتدال کے ساتھ، توازن کے ساتھ اور ایوان کی مرضی کے مطابق استعمال کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ ہونی چاہیے اس لیے میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ بات واضح رہے as custodian of the House اور ان rules کے امین ہونے کے طور پر یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اس ایوان کی اکثریت کی جو رائے ہے اس کو آپ جاننے کی کوشش کریں اور اس کا احترام بھی

کریں - بلاشبہ کوئی چیز آئین کے خلاف ہو اس لیے کہ آئین میں یہ rules آگے نہیں ہیں لیکن آئین کے تحت یہ rules حاوی ہیں اور یہاں میں آپ کو متوجہ کروں گا کہ rules میں بڑی اہم باتیں رکھی گئی ہیں اور ان پر عمل کرتے رہے ہیں - اگر کہیں ہم rules کے لگے بندھے ضابطے کی پابندی نہیں کر پاتے ہیں تو suspension of rules ایک معروف طریقہ ہے اور ہر سیشن میں ایک بار یا کئی بار ہم نے ایسا کیا ہے - اس کی بناء پر resolutions آئے ہیں اور amicably دیکھنا چاہیے کہ مفاد کیا ہے اس بنا پر میں سمجھتا ہوں کہ جو resolution وسیم سجاد صاحب نے move کیا ہے ، میں بھی اس کا سپورٹر ہوں اور میں نے اس پر sign کیے ہیں اور یہ وقت کی ضرورت ہے اور اسے آنا چاہیے - یہ تو خالص قانونی معاملہ تھا لیکن قانونی معاملے کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں اور میں یہ بات پریس میں بھی کہہ رہا ہوں ، ہاؤس میں بھی کہہ رہا ہوں اور میڈیا میں بھی میں نے یہ بات کہی ہے کہ ہمیں یہ پیکج جو اس وقت ان دو قوانین کی شکل میں لایا گیا ہے، ہر گز قبول نہیں ہے، کسی stage پر اسے قبول نہیں کیا ہے اور میں اس کو ثابت کر سکتا ہوں کہ میری جو پہلی تحریری رپورٹ ہے اور request ہے کہ ان چیزوں پر غور کیا جائے اس میں پہلا نکتہ ہی یہ تھا کہ جو بات سینیٹ کی کمیٹی نے پچھلے سال طے کی تھی اور سینیٹ نے recommend کیا تھا، وہ یہ تھا کہ ایک سال کے لیے اسے مؤخر کیا جائے- اس کا rate ساڑھے بارہ فیصد پر لایا جائے-

(مداخلت)

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: مجھے بات مکمل کر لینے دیجیے- میں نے یہ بات on record کہی ہے اور جو میرا note of dissent ہے، اس میں بھی یہ بات شامل ہے کہ ہم نے ان recommendations کو محض جزوی اصلاحات کے نقطہ نظر سے کیا ہے، without compromising on our principled position اور وہ position یہ ہے کہ یہ دونوں recommendations ہمارے لیے قابل قبول نہیں ہیں- اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ وسیم سجاد کی تجویز صحیح ہے اور آپ کو آگے بڑھنے سے پہلے ایوان کو یہ کہنا چاہیے کہ آیا ایوان اس کے حق میں ہے یا نہیں؟

جناب چیئرمین: شکریہ- بابر غوری صاحب-

سینیٹر بابر خان غوری: بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! پہلے تو میں یہ clear کر دوں کہ ہم میں سے کسی کی بھی کوشش نہ ہو گی اور ہم سوچ بھی نہیں سکتے کہ کسی کے ساتھ بد تہذیبی یا بد تمیزی کی جائے۔ اسی ایوان میں آج بہت سے لوگ decorum اور قانون کی بات کر رہے ہیں۔ یہاں چھ چھ مہینے ڈیسک بجتے رہے ہیں، نعرے بازیاں ہوتی رہی ہیں۔ ہمارا اصولی مؤقف یہ ہے، ابھی ہمارے بھائی اسلام الدین شیخ صاحب نے کہا، یہ ایک procedure ہے کہ کوئی بھی بل نیشنل اسمبلی سے سینیٹ میں transmit ہوا، وہ آپ کی کمیٹی کو چلا گیا۔ کمیٹی نے سفارشات بنائیں یا جو بھی کام کیا، وہ اس نے ہاؤس کو بھیجا۔ جب وہ ہاؤس کو بھیجا گیا تو ہاؤس اس پر debate کر سکتا ہے، ہاؤس اسے مسترد کر سکتا ہے، ہاؤس اسے قبول کر سکتا ہے۔ یہاں پر یہ بات ہے کہ جب ہم نے اس کمیٹی میں، وہاں خود ذاتی طور پر جا کر، سینیٹر حسیب خان نے وہاں پر کہا کہ ہم اس بل کے خلاف ہیں، ہم اسے reject کرتے ہیں۔ وہ یہ بات کہہ رہے ہیں کہ اس وقت کیوں نہیں reject کیا۔ ہم اسے بالکل مسترد کرتے ہیں اور اگر آپ کو کوئی کام کرنا ہے، حکومت کو فنڈز چاہئیں تو آپ زرعی آمدنی پر انکم ٹیکس لگائیں۔ اس بات کو انہوں نے بلڈوز کیا اور اس کو discuss ہی نہیں کیا اور نہ ہی وہ یہاں پر کسی جگہ پر آیا ہے۔ اس لیے وہیں پر ایک غیر قانونی کام ہوا ہے۔ اب اس کے بعد ہم نے اپنی motion of recommendation جمع کرائی کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بل اگر ہم اپنی سفارشات کے ساتھ بھیجتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم بل کو قبول کر رہے ہیں۔ ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ آپ ہاؤس کی sense لے لیں۔ یہ ایک جمہوری طریقہ ہے۔ آپ کو اختیار ہے۔ یہ اس سے پہلے بھی ہوا ہے اور جہاں تک نیر بھائی نے سات دن کی بات کی کہ سات دن کا نوٹس درکار ہے، میں آپ کو کئی resolutions/motions لا کر دے سکتا ہوں، جو سات دن تو بہت دور کی بات ہے، ایک گھنٹے کے نوٹس پر آئی ہیں اور اس قرارداد کو ایوان نے منظور کیا۔ اس لیے یہ آپ کے اختیار میں ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ نہایت اہم issue ہے، عوامی issue ہے۔ پورے پاکستان کے عوام کی نظریں یہاں پر لگی ہوئی ہیں۔ آپ اسے لے لیں۔ یہ جمہوری طریقہ ہے۔ اگر ہاؤس یہ کہتا ہے کہ وہ اس بل کو سفارشات کے ساتھ transmit کرنا چاہتا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن اگر ووٹنگ میں ہم کامیاب ہوتے ہیں کہ ہم اس کے against جاتے ہیں کہ نہیں، اس بل کو مسترد ہونا چاہیے تو یہ جمہوری طریقہ ہے، آپ اس کو اختیار کر لیجیے۔ یہ آپ کے اختیار میں ہے۔ میری ابھی بھی آپ سے

مؤدبانہ گزارش ہو گی کہ kindly آپ ہاؤس کا sense لے لیجیے کہ کون اس کے favour میں ہے، کون نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی ڈار صاحب! آپ نے کوئی بات کرنی ہے؟ ہر پارٹی سے ایک ایک آدمی بولتا رہے۔ One from every party تاکہ پارٹی کا موقف سامنے آجائے۔ طلحہ صاحب اور ڈاکٹر صاحب آپ فیصلہ کر لیجیے کہ آپ میں سے کون بولے گا یا سواتی صاحب بولیں گے۔ یہ آپ فیصلہ کر لیجیے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: بہت شکریہ جناب چیئرمین!-----

جناب چیئرمین: جی۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں کہ ملک کو وسائل کی ضرورت ہے۔ پاکستان کی tax GDP ratio پچھلے دس سال میں تقریباً چھ فیصد گر چکی ہے، جس کا مطلب ہے کہ آٹھ سو ارب روپے کا نقصان ہو رہا ہے اور اس کو اکٹھا ہونا چاہیے۔ کمیٹی میں جو discussion ہوئی اور ابھی جو رپورٹ آئے گی، اس میں بھی یہ شامل ہے۔ آپ اسے دو حصوں میں دیکھیں کہ ایک آپ کی overall approach ہے کہ حکومت کو وسائل چاہئیں۔ ہم سب کو مل کر ان وسائل کو mobilize کرنے کے لیے، revenue کو generate کرنے کے لیے collective کوشش کرنی چاہیے لیکن اس سارے process میں ہمارا پہلا ہدف امیر طبقے کو ہونا چاہیے۔ privileged class اور جو well-to-do ہیں۔ اس حوالے سے ہم نے کمیٹی میں بھی اور جیسا کہ میں نے کہا، رپورٹ میں بھی یہ شامل ہے، ہم نے اس میں چار major چیزوں کو resource generation کے لیے identify کیا ہے کہ ایک ہماری جو ساڑھے تین سو سے چار سو ارب کی کرپشن ہے۔ یہ lower figure ہے، اس سے زیادہ خود ایف بی آر کا کہنا ہے کہ سات آٹھ سو بلین روپے کی leakage ہے۔ اگر چار سو ارب روپے بھی لیا جائے، تین سو ارب روپے کے ہمارے state enterprises کے losses تھے۔ یہ سات سو ارب روپے ہو گئے۔ سو بلین روپے کی ایک proposal تھی، جس میں حفیظ شیخ صاحب نے بڑے کھلے دل سے یہ commit کیا کہ میں بیٹھ کر austerity کروں گا یعنی کہاں کہاں بچت ہو سکتی ہے لیکن اس میں بھی condition یہ ہے کہ یہ top سے شروع ہو گی۔ یہ نیچے سے سیکشن آفیسر اور نائب قاصد سے نہیں ہو گی، یہ top سے

شروع ہو گی اور جو تھا جناب! جون سے pending ہے۔ آپ یہاں کی proceedings نکال لیں، ہمارا minority motion تھا اور شیخ صاحب کی assurance پر میں نے اسے withdraw کیا تھا کہ elite اور امیر طبقہ، جن کی اگر ریگولر آمدنی نہیں تو اربوں روپے کے ان کے اثاثے ہیں، جسے پاکستان کے خزانے میں ایک پیسہ بھی دینے کی توفیق نہیں ہے اور اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم انکم ٹیکس کے parallel wealth tax کو اس ملک میں introduce کریں۔ اس ویلتھ ٹیکس کو آج سے دس سال پہلے 2001 میں abolish کیا گیا، اس وقت یہ تقریباً تیرہ چودہ ارب روپے جمع ہوتا تھا۔ آج تو کم از کم ستر ارب روپے وہاں سے آسکتے ہیں۔ جناب! resource mobilization میں اپوزیشن کو کوئی نااتفاقی نہیں ہے بلکہ یہ ہمارا ہدف ہونا چاہیے کہ ہمارا چھ فیصد tax GDP کا جو نقصان ہو چکا ہے، اس آٹھ سو ارب روپے کو ہم نے کیسے پورا کرنا ہے۔ اس کے لیے ایک collective effort کی ضرورت ہے اور ہماری proposal یہی تھی کہ اگر آپ اس بل کو لائیں گے تو اس کا وزن جتنا ایک امیر پر ہو گا، اتنا ہی ایک غریب پر بھی ہو گا۔ یہ نہیں ہے کہ اگر امیر کوئی چیز خریدے گا تو اس کا اثر امیر پر دوگنا ہو گا اور غریب کا چونکہ کارڈ ہے، اس پر کم بوجھ پڑے گا۔ سب پر ایک جیسا بوجھ آئے گا۔ ہمیشہ inflation میں یہی ہوتا ہے۔ اس لیے اگر حکومت اس package کے لیے تیار ہے، ان کو تو اسے فوری طور پر avail کرنا چاہیے اور یہ کوئی نئی بات نہیں کہی گئی اور یہ کمیٹی میں بھی کہی گئی ہے۔ میں نے کمیٹی میں نواز شریف کے دس نومبر کو صدر آصف علی زرداری صاحب کو لکھے گئے خط کا حوالہ دیا، اسے circulate کیا۔ اس کے بعد سولہ نومبر کو ان کا جواب آچکا ہے۔

جناب چیئرمین: ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! ایک منٹ لوں گا۔ کیا ہمارا ہدف یہ ہے کہ ہم foreign dictation پر پچاس ساٹھ ارب کے لیے اسی طرح قوم کو آپس میں لڑوائیں یا ہمیں آٹھ سو ارب کے لیے ہمت کرنی ہے اور آگے بڑھنا ہے اور اسے خزانے میں اکٹھا کرنا ہے۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ اس میں کیا complication ہے۔ حکومت کھلے دل کے ساتھ بیٹھے اور اس پورے package پر عملدرآمد کرے۔ I am sure that it will be a win-win situation for the Government as well as for the country. Thank you Mr. Chairman.

جناب چیئرمین: جی، جے یو آئی سے کون بولیں گے؟ آپ یا سواتی صاحب۔ آپ فیصلہ کر لیجیے کہ دونوں میں سے کون بولیں گے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب میں کمیٹی کا ممبر ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ دونوں میں سے کوئی بول لے، مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ یہ آپ کا internal matter ہے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب! میں بولتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی please طلحہ صاحب۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ کمیٹی کے حوالے سے جو بات آرہی ہے کہ amendment کے حوالے سے بل کے لیے لکھ کر دیا گیا ہے۔ میں نے یہ لکھ کر دیا ہے it is recommended that RGST Bill, 2010 is rejected. I have strongly opposed it. یہ میرا written موجود ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ اسے میڈیا میں highlight نہیں کیا گیا۔ جے یو آئی کا موقف highlight نہیں کیا گیا، باقی پارٹیوں کا آیا ہے۔ میرا اختلافی نوٹ میڈیا کو بھی نہیں دیا گیا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: میں یہ کہنا چاہتا ہوں----

جناب چیئرمین: آپ کا موقف آگیا ہے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: میری پوری بات سن لیجیے۔

جناب چیئرمین: جی۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس کے بعد جو ہمارے پاس موجود ہے، جو ہم نے ابھی دیا ہے، اعظم خان سواتی صاحب کے حوالے سے سب نے لکھ کر دیا ہے کہ ہم اس بل کو oppose کرتے ہیں۔ یہ بل سینیٹ سے approve ہی نہیں ہوا۔ ہماری recommendation یہ ہے کہ یہ بل ہم accept نہیں کرتے اور ہم یہ recommend کرتے ہیں کہ نیشنل اسمبلی بھی اسے accept نہ کرے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی personal explanation پر آپ کیا کہنا چاہیں گے شیخ صاحب۔

سینیٹر اسلام الدین شیخ: جناب! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ میٹنگ دو دن تک چلتی رہی ہے، اس کی proceeding کمیٹی کے پاس محفوظ ہے۔ ان دو دنوں میں انہوں نے writing میں اپنی یہ proposal نہیں دی۔

جناب چیئرمین: جی حاجی عدیل صاحب۔ احمد علی صاحب will be the last person.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ایم کیوایم والے بات کیوں نہیں سنتے؟

سینیٹر احمد علی: جناب! آپ کی بات سن لیتا ہوں۔

Mr. Chairman: You will be the last person

جیسے میں نے کہا۔ کلثوم صاحبہ! آپ کو بھی موقع ملے گا۔ حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! میں مشکور ہوں۔ جب یہ بل table ہوا تھا، اس وقت بھی ہم نے کہا تھا کہ اس کی بہت سی شقوں سے ہمیں اختلاف ہے۔ ہم نے یہ بھی کہا تھا کہ تحریری طور پر ہم چند ترامیم پیش کریں گے۔ اگر وہ تسلیم کر لی گئیں تو ہم اس بل کی حمایت کریں گے۔ اگر وہ تسلیم نہیں کی گئیں تو ہم اس بل کی حمایت نہیں کریں گے۔ جناب چیئرمین! اس ہاؤس کی consensus سے یہ بل کمیٹی کو گیا ہے۔ یہ بل خود بخود تو کمیٹی کو نہیں چلا گیا۔ ہاؤس نے کہا۔ اس کمیٹی کی تین چار دن meetings ہوئیں۔ اس میں ہماری پارٹی کے نمائندے الیاس بلور صاحب تھے۔ جناب چیئرمین! چونکہ اس وقت یہ رپورٹ table نہیں ہوئی ہے، مجھے یہ پتا نہیں ہے کہ میری کون کون سی recommendations قبول کر لی گئی ہیں۔ ہم نے بھی agriculture income tax کی بات کی ہے۔ ہم نے یہ بھی کہا تھا کہ food items, medicines and education material پر کسی قسم کا ٹیکس نہیں لگنا چاہیے۔ آپ جب تک یہ report table نہیں کریں گے، مجھے پتا نہیں چلے گا۔ اسحاق ڈار صاحب کہتے ہیں کہ wealth tax ہونا چاہیے، ایک صاحب نے کہا کہ ہم اس کو بالکل نہیں مانتے اور کسی نے کہا کہ یہ سب کی رضامندی سے ہوا ہے اور rules میں

تبدیلی سب کی consent سے ہوئی ہے۔ جناب چیئرمین! مجھے یہ علم نہیں ہے کہ کمیٹی نے کیا رپورٹ تیار کی ہے، آپ وہ report table کریں اور ہمیں وقت دیں تا کہ ہم اس سے اختلاف یا حمایت کریں۔ دیکھے بغیر ہی ہم یہ کہہ دیں کہ ہم نہیں مانتے، یہ غلط ہو گا۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر مالک صاحب۔ سواتی صاحب، ایک منٹ بیٹھ جائیے I know what I am doing. غفور حیدری صاحب، you are Chief Whip آپ تو بیٹھ جائیے۔ جو motion آگیا ہے، پہلے اس کا فیصلہ ہو گا۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: جناب چیئرمین! میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وسیم سجاد صاحب اور باقی دوستوں نے جو نکتہ آپ کے سامنے رکھا ہے، آپ چونکہ جمہوری سوچ رکھتے ہیں، اس Bill کو technicalities میں نہ ڈالیں بلکہ sense of the House لیں اور جس طرح وسیم سجاد صاحب نے کہا ہے، اسی طرح proceed کریں تو بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ ہارون اختر صاحب۔

سینیٹر ہارون خان: مجھے کچھ چیزوں سے شدید اختلاف ہے جیسا کہ باقی میرے colleagues and committee members نے کہا۔ مجھے شدید اختلاف ہے کہ انہوں نے باقی revenue resources tab نہیں کیے اور مجھے اس سے بھی شدید اختلاف ہے کہ حکومت نے اپنے آپ تنگی کیے بغیر غریب عوام پر تنگی کرنے کے لیے ٹیکس لگا دیا ہے مگر مجھے یہ ضرور کہنا ہے کہ Senate Standing Committee نے اس پر چار دن تک deliberate کیا ہے۔ مجھے یہ بھی ضرور کہنا ہے کہ میرے بھائی MQM کے Senators کی recommendation آئی تھی اور اس میں لکھا گیا تھا کہ وہ اس کو in totality reject کرتے ہیں مگر وہ turn down ہو گئی تھی۔ اگر MQM چاہتی تو وہ یہاں اس کمیٹی کی رپورٹ میں as a minority recommendation اپنی recommendations پیش کرتی کہ ہماری minority recommendation ہے کہ یہ Bill turn down کیا جائے۔ اسی طرح میرے JUI کے بھائی اور colleagues کی recommendation بھی پہنچی تھی، اگر وہ اس کو debate کرنا چاہتے اور minority recommendation بھیجنا چاہتے تو آج اس پر voting ہو سکتی تھی۔ میرے senior colleague احمد علی صاحب جو اس کمیٹی کے chairman ہیں، انہوں نے دو دن اس کمیٹی کو Chair کیا ہے he should have sent

these recommendations as minority recommendations so that there could have been a vote here today. اگر اس کمیٹی نے ایک رپورٹ تیار کی ہے اور فرض کریں اس کے خلاف آپ آج voting کرتے ہیں اور کچھ فیصلہ کرتے ہیں تو اس کمیٹی کی کیا وقعت ہے؟ وہی وقعت ہے جو Privilege Committee, Sports Committee کی ہے۔ انہوں نے اگر voting کرنی تھی تو وہ موقع تھا کہ minority recommendation کر کے بھیجتے اور اس پر voting کراتے. Thank you.

سینیٹر بابر خان غوری: ہمیں پتا ہے کہ ان کو دھمکی ملی ہے کہ ان کی Mill پر attack ہو سکتا ہے، ہمیں پتا ہے کہ یہ کیوں بول رہے ہیں لیکن ہماری recommendations یہاں جمع ہیں اور ہم اسی پر بات کر رہے ہیں۔ آپ اپنی بات کریں، دوسروں کو نہ کہیں۔

جناب چیئرمین: غوری صاحب، آپ کی recommendations آج آگئی ہیں۔

سینیٹر ہارون خان: میں نے کوئی personal attack نہیں کیا۔ میں نے اصول کی بات کی ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بلوچ صاحب! I am going to decide، آپ بیٹھ جائیے۔ کلثوم صاحبہ، please. ظفر علی شاہ صاحب، میں ہر پارٹی کے ایک ایک ممبر کو موقع دے رہا ہوں، آپ کی پارٹی سے اسحاق ڈار صاحب نے بات کر لی ہے۔ عباس صاحب، آپ بھی بیٹھ جائیں۔ پہلے BNP سے کلثوم صاحبہ۔ صابر بلوچ صاحب، آپ بیٹھ جائیے، آپ کی پارٹی سے ڈاکٹر بابر اعوان اور نیر بخاری ہیں، آپ نہیں بول سکتے، پلیز بیٹھ جائیے۔

سینیٹر کلثوم پروین: جناب چیئرمین! میں اپنی پارٹی کی طرف سے اور کمیٹی کی ممبر ہونے کی حیثیت سے یہ گزارش کروں گی کہ آج مجھے بڑی حیرت ہو رہی ہے کہ ہر کسی کو اختلاف رائے کا حق تھا مگر جب چار دن تک کمیٹی میں discussion ہوتی رہی، مجھے تو ایسا اختلاف کہیں نظر نہیں آیا تھا۔ تمام لوگوں نے اپنی سفارشات ضرور دیں اور اس سلسلے میں Law Division, FBR اور وزیر صاحب نے بڑے کھلے دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کمیٹی کی طرف سے دی جانے والی ہماری تمام سفارشات کو منظور کیا۔ میں اسلام الدین شیخ صاحب کی اس بات کو endorse کرتی ہوں، وہ بالکل صحیح کہہ رہے

ہیں۔ آپ دو دن کی proceedings, recording منگوا لیں۔ کیا تمام لوگوں نے اپنی رائے نہیں دی۔ یہ لوگ اس وقت کیوں نہیں بولے کہ ہمارا اختلاف ہے؟ انہوں نے کیوں نہیں کہا کہ ہم ان recommendations کو نہیں مانتے؟ اس Bill کو آنا ہی نہیں چاہیے اور قومی اسمبلی میں نہیں جانا چاہیے۔ اس وقت تمام ممبران اسحاق ڈار، ہارون خان سب موجود تھے۔ احمد علی صاحب شاید کسی وجہ سے نہیں پہنچ سکے مگر آنے کے بعد انہوں نے دو دن meeting کو Chair کیا اور اپنا موقف پیش کیا لیکن آج میں سن کر حیرت زدہ ہوں کہ کمیٹی میں تمام چیزیں unanimous ہونے کے بعد یہ آج ایک اور رنگ پیش کر رہے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ سراسر (xx xx xx)* پن ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سواتی صاحب، یہ بعد میں ہو گی، rules کے مطابق پہلے رپورٹ آئے گی۔ آپ فکر نہ کریں، میں لوں گا۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: گیارہ ممبران نے یہ motion دی ہے اور اس میں ایک منٹ لگے گا۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ لگے، چاہے ایک گھنٹہ لگے، میں بیٹھوں گا۔ I will take this according to the rules. I am not denying you the right to present this motion. I will go according to the rules. جی عباس صاحب۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: You will get the right, I am not denying you that right but let us follow the procedure.

سینیٹر عباس خان: جناب! میں تمام ممبران سے درخواست کروں گا کہ یہ Upper House ہے، اس کا احترام کیا جائے۔ اس کو اسی طرح چلایا جائے، جس طرح ہمیں آئین اور قانون میں سکھایا گیا ہے نہ کہ اس طرح جیسے ہم شہروں میں اپنی پارٹیوں کو ڈنڈے سے چلاتے ہیں۔ یہ Upper House ہے، اس کا احترام کرنا چاہیے۔ چار دن سے کمیٹی کام کر رہی تھی، جو اختلافات اور باتیں تھیں، ان پر بات کے بعد ایک چیز اتفاق سے آئی ہے تو اسی طرح اتفاق سے قوم کو ایک پیغام دینا چاہیے۔ جن

---

* *(XXX Words expunged by the order of Mr. Chairman.)*

کے notes وغیرہ ہیں، وہ قومی اسمبلی میں چلے جائیں گے لیکن یہاں پر ہمیں اس House کو مچھلی بازار نہیں بنانا چاہیے اور جس طرح ہم اپنی سیاست کرتے ہیں، وہ یہاں نہیں کرنی چاہیے۔ شکریہ۔

سینیٹر بابر خان غوری: انہوں نے(xx xx xx)* کے جو الفاظ استعمال کیے ہیں، وہ حذف کر دیں کیونکہ دوغلہ پن انہوں نے کیا، ووٹ کسی کو دیا، خود کسی اور پارٹی میں تھیں، آپ یہ حذف کرائیں۔ اگر نہیں تو پھر ہم بھی یہ الفاظ استعمال کریں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، وہ حذف کر دیے جائیں۔ وہ الفاظ جو کلثوم صاحبہ نے کہے ہیں، حذف کر دیے جائیں۔ Are you happy now? جی ظفر علی شاہ صاحب۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: شکریہ جناب چیئرمین۔ اس کمیٹی اور تمام کمیٹیوں کا احترام سر آنکھوں پر۔ کمیٹی کی جو رپورٹیں ہیں---

جناب چیئرمین: ابھی تک تو رپورٹ آئی ہی نہیں، ہمیں پتا ہی نہیں اس میں کیا ہے۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: وہ آئے یا نہ آئے، وہ الگ بات ہے۔ جناب! یہ کہا جا رہا ہے، جو میں سمجھا ہوں، ممکن ہے میں غلط سمجھا ہوں کہ کمیٹی نے جو کچھ کر دیا، اب stopper لگ گیا ہے کہ یہ House یا اس کا کوئی ممبر اس پر بات نہ کرے۔ جناب! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جناب چیئرمین! کمیٹی ایک حصہ ہے، ہمارے لیے قابل احترام ہے۔ وہ House کو facilitate کرتی ہے کہ آپ کے behalf پر ہم اس کو دیکھ لیتے ہیں لیکن final authority is this august House. اس House کو supersede نہیں کیا جا سکتا، جُز اس پورے کل کے سو ممبران کو نہیں کہا سکتا۔ اس لیے اگر یہاں پر vote کی بات ہوئی ہے، اس پر تو دنیا چل رہی ہے، اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ voting کرا دی جائے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی صابر بلوچ صاحب۔

Senator Sabir Ali Baloch: Mr. Chairman, thank you very much. You kept the House in order

---

* *(xxx Words expunged by the order of Mr. Chairman.)*

اور یہ دادا گیری فی الحال تو رک چکی ہے۔ جناب والا! میں ایک اہم بات کرنا چاہتا ہوں کہ وسیم سجاد صاحب نے کہا کہ ان rules میں ایسی کوئی بات نہیں ہے اور یہ چیئرمین صاحب کی discretion ہے کہ وہ اس میں تبدیلی لاتے ہیں یا کیسی ruling دیتے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ آپ کی ruling or judgement does not mean that it will be according to their wishes. وہ House کے decorum کے مطابق ہو گی اور وہ legal بات ہو گی۔

جناب والا! دوسری بات یہ کہ ہمارے دوست زرعی ٹیکس کی بات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اس Bill کی اس لیے مخالفت کرتے ہیں کہ زراعت پر ٹیکس لگنا چاہیے۔ جناب! جہاں تک اس کا تعلق ہے تو that is a provincial subject اس کا federal government سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: بس ٹھیک ہے بیٹھ جائیے۔ Swati *Sahib*, you are a minister.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب! بارہ میں سے گیارہ ممبران ---

جناب چیئرمین: مجھے مل گئی ہے، یہ میرے پاس ہے۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب! ایک منٹ سے زیادہ نہیں لگے گا۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ نہیں rules کے مطابق ہو گا please sit down. احمد علی صاحب، دیکھیں you have got a right to give a brief statement. پہلے یہ رپورٹ سامنے تو آئے کہ اس میں ہے کیا۔ کسی کو نہیں معلوم کہ رپورٹ میں کیا ہے۔ Please lay the report first and then we will go forward.

سینیٹر احمد علی: مجھے rule کا پتا ہے لیکن اسے سب نے violate کیا ہے، اگر میں نے کر لیا ہے تو آپ مجھے rule بتا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: چلیں، آپ بھی violate کر لیں، آپ خود کہتے ہیں کہ میں violate کر رہا ہوں۔ You are a law maker, how you are admitting this fact in the the House?

Senator Ahmad Ali: Sir, point of explanation.

Mr. Chairman: You people are the law makers,

میں ہمیشہ یہ کہتا ہوں کہ آپ لوگ law and rules observe کریں۔ آپ پہلے اپنی report lay کریں۔

سینیٹر احمد علی: جناب! مجھے پہلے جو ان لوگوں نے کہا ہے اس پر اپنا version دینا ہے۔

جناب چیئرمین: اچھا، آپ اپنی بات کر کے report lay کر دیں۔

سینیٹر احمد علی: جناب والا! میں دو دنوں تک موجود نہیں تھا، میں تیسرے دن آیا ہوں اور note of dissent کو close کر دیا گیا تھا جو ویسے ہی illegal تھا، یہ close نہیں ہوتا، کمیٹی continue کر رہی ہوتی ہے، میں نے آ کر اس کو take over کیا۔ جس کی apology recorded ہے، ہاں جی مجھ سے غلطی ہو گئی، مجھے پتا نہیں تھا۔ اس دن لوگوں نے اپنے note of dissent دیے، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ House ماں ہے اور کمیٹی اس کا بچہ ہے، بچہ کچھ نہیں کر سکتا، after all اس نے ماں کے پاس آنا ہوتا ہے کیونکہ ruling جناب نے اور اسی House نے ہی دینی ہے۔ آپ یہ کیوں کہتے ہیں کہ جو کمیٹی نے کہہ دیا ہے، وہ final ہو گیا ہے، کمیٹی کا کہنا final نہیں ہوتا، after all this House is supreme اور اس نے decision دینا ہے۔ اب یہ لوگ demand کر رہے ہیں تو آپ ان کو voting سے ہرا دیں۔

جناب چیئرمین: اب آپ report lay کر دیں۔

سینیٹر احمد علی: جناب! پہلے اس پر decision کروائیے۔

جناب چیئرمین: احمد علی صاحب! آپ report lay کرنا چاہتے ہیں کہ نہیں کرنا چاہتے؟ Ahmad Ali *sahib,* you are the Chairman of the Committee, please lay the report.

سینیٹر احمد علی: جناب! میں کہہ رہا ہوں کہ House سے consent لے لیں، میرے پاس report تیار ہے اور میں یہ دے رہا ہوں، مگر ایسا کیوں ہو رہا ہے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: I will have to ask somebody else to lay the report then.

Mr. Ahmad Ali, please lay the report جی ہاں، مجھے پتا ہے کہ procedure ہے۔ otherwise I will ask somebody else to lay the report. جی ڈاکٹر بابر اعوان۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! ذرا مولانا صاحب کو سن لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان: مولانا کو کیوں نہ سنوں۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: جناب چیئرمین! اللہ کا شکر ہے کہ آج یہ کہا جا رہا ہے کہ کمیٹی کی بہت بڑی اہمیت ہے لیکن اس سے پہلے کمیٹی نے بڑے فیصلے کئے ہیں، ان کا کوئی اثر کسی پر نہیں پڑا۔ اٹھارھویں ترمیم کے لیے ایک کمیٹی بنی تھی، وہ ترمیم قومی اسمبلی میں بھی آئی، اس پر voting ہوئی، یہاں پر بھی آئی اور یہاں بھی اس پر voting ہوئی۔ قانون ہو یا آئین میں ترمیم ہو، آپ ہم سب سے بہتر قانون جانتے ہیں، آپ ماہر قانون دان ہیں جو بھی اس House کی ایک رائے ہو، وہ ضرور آنی چاہیئے، 'ہاں' میں ہو یا 'نہ' میں ہو، جیسے بھی ہو۔ اس لیے میری گزارش ہو گی کہ جب ہم سب کہہ رہے ہیں، آپ یا تو یہ کرلیں کہ Senate اس کے لیے تیار نہیں ہے کہ اس Bill کو اس شکل میں pass کریں، آپ یہ مہربانی فرمائیں اور اپنے صوابدیدی اختیارات استعمال کریں۔ بہرحال، سب پارٹیوں کا موقف آگیا ہے، ہمارا موقف بڑا واضح ہے۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! آپ کے موقف کا پتا چل گیا ہے، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ بلور صاحب! you want to say something?

Senator Ilyas Ahmad Bilour: With due respect to all my honourable Members, I am thankful to you that you have given me time. Basically, it was decided on the 2nd day of the meeting when the Law Ministry had given the detail that this is legal, we can discuss it and it was discussed threadbare.

یہ میرے ممبران صاحبان موجود ہیں، میرے بزرگ پروفیسر صاحب بھی موجود ہیں اور سارے موجود ہیں، میں نے کہا تھا کہ جو چار کنال سے بڑا گھر ہے، اس پر بھی tax لگایا جائے، کسی نے کہا کہ ایک کنال

سے بڑے گھر پر بھی لگایا جائے۔ اس meeting میں ہر چیز discuss ہوئی ہے، threadbare discussion ہوئی ہے، یہاں تک ہوا کہ ہم نے agriculture tax پر شور مچایا، اس کے لیے بتایا گیا کہ یہ provincial subject ہے اور حقیقت میں ہے، 5 chapter کے تحت یہ provincial subject ہے۔ میں ان partners سے یہ پوچھتا ہوں اور میں specially ان سب partners سے پوچھتا ہوں کہ جب اٹھارھویں ترمیم میں میری پارٹی نے یہ proposal پیش کی کہ agriculture tax لگایا جائے اور agriculture tax کو centre میں لایا جائے۔ اس وقت ان پارٹیوں نے support کیوں نہیں کیا، اٹھارہویں ترمیم میں ان پارٹیوں نے کیوں support نہیں کیا کہ agriculture centre میں آئے، ہم نے بھی agriculture tax پر note of dissent دیا ہوا ہے۔

جناب! میں آپ کو دوسری بات یہ عرض کرتا ہوں کہ طلحہ محمود صاحب میرے بھائی ہیں، انہوں نے House میں کوئی note of dissent نہیں دیا، انہوں نے بابر صاحب کے دفتر میں جا کر، لکھ کر note of dissent دیا ہے، انہوں نے House میں کوئی note of dissent نہیں دیا۔

جناب چیئرمین: جی، thank you.

سینیٹر الیاس احمد بلور: جناب! ایک second اور دیں۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: میں ان کی بات کا جواب ضرور دینا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: اچھا، طلحہ صاحب! پہلے ان کو ختم کر لینے دیں۔ دیکھیں، نماز کا time ہو رہا ہے، اس طرح تو وقت نکل جائے گا۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: ہمارے Chairman of the Standing Committee, Senator احمد علی صاحب نے اپنا note of dissent دیا ہوا ہے، اس note of dissent میں لکھا ہوا ہے کہ textile should be zero rated.

جناب چیئرمین: چلیں، اس کو بعد میں دیکھیں گے۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: نہیں، نہیں میری ایک عرض سن لیں، میں جو چیز کہہ رہا ہوں، یہ important ہے کہ انہوں نے کہا کہ textile should be zero rated and

agriculture tax ہونا چاہئیے۔ جناب! ان سے کہیں کہ مجھے disturb نہ کریں، یہ میرا حق بنتا ہے کہ میں بات کروں۔

Mr. Chairman: Bilour *sahib,* may I request you, it has got nothing to do……

Senator Ilyas Ahmad Bilour: Sir, it is very important جب یہ اس کو نہیں مانتے کہ میں نہیں مانتا تو پھر انہوں نے اپنے notes of dissent کیوں دیئے ہیں، why he has given the note of dissent?

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی بابر اعوان صاحب۔

Senator Dr. Zaheer-ud-din Babar Awan: Thank you Mr. Chairman. Now, there are two, three things which are very important.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر بابر اعوان۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیرالدین بابر اعوان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے جو Leader of the Opposition صاحب نے نکتہ اٹھایا ہے کیونکہ اس کا تعلق Rules of Procedure and Conduct of Business in the House سے بھی ہے and secondly it pertains to the Constitution as well. The Leader of the Opposition has very categorically and ably referred to the rules but I will refer to the Constitution simultaneously, in order to make the position clear. Now, let me share my sentiments with the honourable senior Member of the Senate, Professor Khurshid *sahib* that this House has traditions and it has kept it's traditions. The biggest tradition which we have kept that we go according to the rules unless suspended that provision is also there, let me be very frank No.1. No.2, is sir, that we talk کہ جمہوریت کے مطابق چلو اور یہ جمہوریت ہے تو اس جمہوریت نے ایک آئین بنانے کے بعد rules چلانے کے لیے آئین میں لکھا کہ آپ rules بنائیں

گے، یہ جمہوریت ہے، یہ House چلانے کے لیے ہے۔ اس سے باہر کی جو جمہوریت ہے، اس کے لیے ہر پارٹی کا اپنا اپنا agenda ہو سکتا ہے، طریقہ ہو سکتا ہے، mandate ہو سکتا ہے اور اس پر اپنا point of view ہو سکتا ہے۔

But these rules are the ones sir which run the business of the Government, business of the Opposition, private Members, the Chair and it regulates the Opposition as well as the Treasury Benches.

Now, let us go to the rule sir and then I will refer to the Constitution. First of all, I refer to Rule No. 86. Now, so far as what you have done is in consonance and in pursuance and within the domain of the rules. Rule 86 says:

> "Upon introduction, a Bill shall stand referred to the Standing Committee concerned with the subject matter of the Bill".

You did this sir. No. 2 another rule which we must look into before I carry forward my arguments in rebuttal that when the discussion upon the Bill was completed in the Committee. Senator Akhtar *sahib* had referred something, I do not want to go to that but he was hundred percent right that the voting and all what is needed have to be done in the particular manner and the particular place is not this, the place that is the Committee because Committee is the part of the House. Sir, it is not something separate. Now, Rule 91 says:

> "Where a Bill has been referred to a Select Committee, the member–in–charge may, after the presentation of the final report by the Select Committee, move this Bill to the House".

This is one thing. Now, keeping these Rules in view sir, we have to refer to the argument of the honourable Leader of the Opposition.

انہوں نے دو باتیں کہیں، ایک تو یہ کہا کہ پہلے ہی جو resolution ہے اس پر ایک voting کروالیں۔ اب بھی اگر یہ کوئی quote rule کرنا چاہیں تو کر دیں، ایسا کوئی rule موجود نہیں ہے کہ جو آپ کو اس بات کی اجازت دیتا ہو کیونکہ آئین میں لکھا ہوا ہے اور میں آئین کی طرف جانے لگا ہوں۔ دوسری بات انہوں نے کہی کہ چونکہ کوئی طریقہ کار موجود نہیں ہے therefore the honourable Leader of the Opposition has invoked the provisions of Rule 96, انہوں نے کہا کہ Rule 96 میں آپ کو ایک discretion ہے۔ جناب! میں نے یہ سارے notes لکھے ہوئے ہیں۔ آپ نے ان کو کہا کہ 96(1) پڑھیئے، انہوں نے (2) پڑھا ہے، میں ذرا (1) پڑھتا ہوں for my assistance kindly go to Rule 96(1)

جناب چیئرمین: صابر بلوچ صاحب! please ذرا اپنی سیٹ پر بیٹھیے، چانڈیو صاحب! آپ بھی۔

Senator Dr. Zaheer-ud-Din Babar Awan: Sir, I want the House to be in order for sometime.

Mr. Chairman: Ghauri *sahib*! may I request you please? احمد علی صاحب! یہ جھگڑا آپ بعد میں کیجیے گا۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان: جناب! یہ بھی جمہوریت ہے کہ دوسروں کی بات بھی سنی جائے۔

جناب چیئرمین: بالکل صحیح ہے۔

Senator Dr. Zaheer-ud-Din Babar Awan: This Amendment shall ordinarily be considered in the order of the clauses.

اب جو آپ کے پاس آیا ہے وہ آپ کے پاس ہے، ہمارے پاس نہیں ہے but I can understand آپ کی observation سے اور ان کے arguments سے آپ کے پاس کیا آیا ہے۔ اب کوئی چیز نہیں دی جا سکتی کہ میں نے ایک چیز بنا کر دی ہے اور اس چیز پر آپ rules پرے رکھ دیجیے اور آپ آئین کو درخور اعتنا مت سمجھیے اور اس پر آپ چلنا شروع کر دیجیے۔ اس کی اگر اجازت ہے تو پھر rules کی اہمیت نہ ہوئی، پھر تو جرگہ ہو جائے گا۔

Now, Rule 91(1) says:

"Amendment shall ordinarily be considered in order of the clauses of the Bill to which they respectively relate and in respect of any such clause a motion shall be deemed to have been made".

جناب! کیا motion ہو گی جو یہ language لکھی ہوئی ہے۔ اب آپ دیکھ لیجیے گا کہ آپ کے پاس کیا motions پڑی ہوئی ہیں۔

"That this clause stands part of the Bill". One can get up and say "No". I object to this but that is not before the House. Now, sir, next what I will refer Rule 120.

میں سمجھ رہا ہوں Bill نہیں ہے، اس لیے یہ کہنا کہ پہلے اس کو آپ منظور یا نامنظور کریں، وہ نہیں ہو سکتا۔ یہی تو میرا argument ہے آپ دونوں حضرات ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ اب Rule 120 پر آجایئے۔

سینیٹر وسیم سجاد: اچھا آپ نے سن لیا۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان: حکومت کے کان بہت ہوتے ہیں لیکن ہاتھ ذرا محدود ہوتے ہیں۔ جناب! ذرا Rule 120 دیکھ لیجیے and I will refer to Chapter XI.

Let us talk of the Rules, if Rules permit, I will support it and if there is no Rule, everybody else should support me then. Now kindly see 119 and 120. Now what is Chapter XI. This is Resolution not mentioned in the Constitution, anything which comes and it is not mentioned in the Constitution.

"Subject to the provisions of these rules," again it cannot come out of the blue. "Any member or a Minister may move a resolution relating to a matter of general public interest and importance". Which is not mentioned in the Constitution. The Leader of the House was well within the rules and within the right of saying so, when he said that there is seven days notice, which required.

جناب چیئرمین: ڈاکٹر سعیدہ! please اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیے، اگر آپ نے گپیں لگانی ہیں تو باہر جائیے۔

Senator Dr. Zaheer-ud-Din Babar Awan: Thank you Mr. Chairman. Rule 120:

"A private member who wishes to move a resolution", Sir, there is no discretion, "shall give seven days' notice of his intention to do so and shall submit", Sir, shall submit, it cannot be taken by surprise that there is a resolution which is lying in the Secretariat or on the table of the House and it is before the honourable Chairman, it cannot be taken by surprise' "and shall submit, together with the notice, a copy of the resolution which he intents to move". I do not know what his mood is sir because the notice of the seven days has to meet that requirement.

Now sir, I will take you to Article 73(1)(a) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan. Kindly be with me sir. Now, I refer to the Constitution. My friends were saying and rightly so and I do agree with them that this is not a Bill. It is a Bill which has been presented to the National Assembly and, of course, sir. It has been transmitted to the Senate of Pakistan for the purposes of any recommendations. Now, what could be the result of recommendations? No.1, a consensus recommendation. No.2, a consensus recommendation that we do not agree and No.3 would be that we do not want to do this. Who will do this? House answer is "no". Who will do this? Committee answer is yes.

Now 73(1)(a) is very clear. "The National Assembly shall consider the recommendations of the Senate". What is mentioned of the recommendation, "No", the resolution.

یہاں یہ بات بھی کہی گئی جس سے مجھے حیرانگی ہوئی کہ ہمارے اتنے senior مہربان یہ فرمارہے ہیں کہ ہم نیشنل اسمبلی کو کہیں گے کہ آپ یہ Bill pass نہ کریں تو کل نیشنل اسمبلی یہ قرارداد پیش کر کے کہے کہ سینیٹ یہ Bill pass نہ کرے، how can we do this sir, we cannot do this. We can do and mention in 73(1)(a). What is that, let me go to that again.

> "The National Assembly shall consider the recommendations of the Senate after the Bill has been passed by the Assembly with or without incorporating the recommendations of the Senate, it shall be presented to the President for the assent".

یہ نیشنل اسمبلی کا کام یہاں بیٹھ کر کیسے کر سکتے ہیں کہ پہلے آپ clause لگا دیں کہ نیشنل اسمبلی یہ Bill ہی consider نہ کرے۔ ہاں جو پارٹیاں پارلیمنٹ میں موجود ہیں وہ وہاں یہ سارے نکات اٹھا سکتی ہیں، اس کی اجازت ہے، ہاں یہ پارٹیاں وہاں پر بائیکاٹ کر سکتی ہیں، ہاں یہ پارٹیاں وہاں ووٹ دے سکتی ہیں، ہاں walkout کر سکتی ہیں، ہاں یہ پارٹیاں abstain کر سکتی ہیں، ہاں یہ پارٹیاں support بھی کر سکتی ہیں۔ اس کی تو اجازت ہے۔ آپ کو اور مجھے آئین اس چیز کی اجازت نہیں دیتا اور نہ میں اور آپ مطالبہ کر سکتے ہیں کہ ہم قومی اسمبلی سے کہیں کہ وہ Bill جو آیا ہے اس پر آپ mind apply نہ کیجیے گا، please آپ اسے نہ دیکھیے گا، please اس پر آپ اپنے arguments نہ دیجیے گا، please آپ اسے ہاتھ نہ لگائیے گا، this cannot be done sir. Bicameral system کی technicality نہیں بلکہ خوبصورتی یہ ہے کہ there are two Houses and I am proud to be a Senator on this count which I am going to say right now, on number of occasions the Bills were passed having many topographical, technical and other errors. The Bills came to the Senate, those were corrected and those were sent back, you can take pride in this but we just cannot do this. کہ ہمیں بالکل نہیں کرنا چاہیے، exactly in a number of other cases very good amendments were made.

جناب چیئرمین: چلیں ٹھیک ہے۔

Senator Dr. Zaheer-ud-Din Babar Awan: So, this cannot be done sir.

یہ تو سوچنا بھی نہیں چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس حصے کو expunge کر دینا چاہیے یا withdraw کر لینا چاہیے کہ ہم نیشنل اسمبلی کو یہ کہیں کہ آپ یہ Bill pass ہی نہ کیجیے گا یعنی this would tantamount to a resolution of one House against the other, that please don't do your work, for which you are mandated and for which you are elected. Please don't do work. We can't do this.

(Thumping of desks)

Sir, another thing is very important which I would mention now. That how would you move further. Now the way forward, I refer to the Orders of the Day. Kindly see into Item No. 2.

جناب! میں اس بات پر حیران ہوں کہ کیا اس کے علاوہ بھی آپ کچھ کر سکتے ہیں جو Orders of the Day آپ نے دے دیا، except کہ آپ adjourn کر دیں، except کے آپ prorogue کر دیں یا آپ اس Order of the Day کو follow کریں گے، اگر آپ Orders of the Day کو follow نہیں کریں گے تو business کیسے چلے گا، rules کی adherence کیسے ہو گی، Constitution کے تقاضے کیسے پورے ہوں گے۔

Now the member who is the Chairman of this Committee, Item No. 2 is to be moved by him, if not then this Chair has discretion to take the House forward and somebody else can be asked to move it.

جناب چیئرمین: جی میاں رضا ربانی صاحب۔ طلحہ محمود صاحب آپ بیٹھ جائیے۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان: میں نے ایک اور بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جی۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان: میں آخری بات کرتا ہوں Last thing which I will say is that what is the recommendation?. Haji Adeel *Sahib* has represented me as well while saying کہ مجھے معلوم ہی نہیں ہے کہ

recommendations کیا ہیں۔ آپ کہتے ہیں اس پر voting ہو جائے، جب کہ کسی کو پتا ہی نہیں ہے کہ کیا recommendations آئی ہیں۔ دس اراکین کو تو پتا ہے لیکن نوے سینیٹرز کو معلوم ہی نہیں ہے کہ وہ recommendations کیا ہیں، کسی کا نکتہ اختلاف کیا ہے، کسی کا نکتہ اتفاق کیا ہے اور جس کو سب نے unanimously recommend کرکے اس ایوان میں بھیجا ہے وہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ Law Minister. طلحہ صاحب! آپ کو موقع ملے گا آپ بیٹھ جائیے۔ میاں رضا ربانی صاحب آپ نے کچھ بات کرنی ہے۔ Please do it.

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! شکریہ یہ جو قانون اور رولز پر بحث ہے میں اس پر آپ کے چند منٹ لینا چاہتا ہوں لیکن اس سے پہلے میں یہ بات بڑے واضح الفاظ میں کہنا چاہتا ہوں، پہلی بات یہ ہے کہ اس بات کے برعکس یا اس بات کو side پر رکھتے ہوئے کہ میرے اس بل کے بارے میں بڑے serious reservations ہیں۔ نمبر۔ 2: جو constitutional position اس بل کے بارے میں، میں نے پرسوں on the floor of the House بیان کی تھی اس position سے بھی میں نے اپنے آپ کو نہیں ہٹایا لیکن بہرحال اس بحث کو سامنے رکھتے ہوئے کہ House کے procedure اور آپ کی Ruling میں آپ کی مدد کی جاسکے تاکہ غلط precedents ہاؤس کے اندر establish نہ ہو تو اس basis کے اوپر میں چند باتیں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہ رہا ہوں۔

First of all Mr. Chairman, I would begin by taking you to the directions which have been issued by you as the Chairman of the Senate for the procedure to be followed when a bill is referred to the Senate under Article 73. The other point sir that I would like to make is that please, kindly note this that I am not adopting anyone's arguments because in yesterday's ruling, you said that I adopted the arguments of the Minister for Law which I did not. So, I would like to make it abundantly clear that I am not adopting anyone's arguments; I am just making my own point whether it is relevant or not that is for you to decide.

Mr. Chairman, I will take you to direction No.5 which says that the provisions of Rules 95, 96 and 97 of the aforesaid rules

shall, *mutatis mutandis,* apply in respect of a notice of a proposal for recommendations. Now, I would just stop here and I would say that when we are talking in terms of Rules 95, 96 and 97, these relate to bills but as was pointed out that this is not a bill but they have been made relatable to the recommendations.

Now, Mr. Chairman, I would take you to Rule 95 and my basic premise is that the amendment or the recommendation that has been made under item 5 of your directions will have to meet the same touchstone that an amendment is required to meet. This is the essence of my point that the amendment or recommendations in this case have to meet a certain set criteria, and does the recommendation that has been made, does it fulfill that criteria or not. Before I take you to Rule 95 Mr. Chairman, I would just like to read the recommendation that has been made and the recommendation is, "it is requested that the GST Bill, 2010 may not be passed by the National Assembly." Now the recommendation that has been made is essentially negative in nature. My point is that the recommendation essentially is negative in nature and an amendment which is negative in nature under the rules cannot be brought or cannot be accepted and cannot be voted upon, it is negative to the extent that it says that the bill which has been brought, should not be taken into consideration at all.

Mr. Chairman, I would take you to Rule.95. Rule.95 says that "The following conditions shall govern the admissibility of amendments" and now here the amendments by virtue of your directions would mean recommendations. "An amendment or recommendation shall be within the scope of the bill and relevant to the subject matter of the clause to which it relates." Sir, it has to be within the scope of the bill, an amendment cannot say that this bill be totally thrown out. It has to be within the scope of the bill

and then I take you to No.3. “An Amendment shall not be such as to make a clause which it proposes to amend unintelligible or ungrammatical.” Now, this also supports, that it has to be such that it does not negate it.

Now Mr. Chairman, after having brought Rule 95 to your notice I would like to take you Mr. Chairman, to Kaul and what does Kaul say in this respect. I take you to Kaul and as you are aware Kaul’s is one of the books on which a lot of reliance is laid in parliamentary practices, and it starts from page 603, talks about admissibility of amendments, the relevant portion would be at page 604. Again it says and reinforces Rule−95, “An amendment should be within the scope of the Bill and relevant to the subject matter of the clause to which it relates”. It further states, “An amendment should not be such as to make the clause which it proposes to amend unintelligible or ungrammatical.”

Then, Mr. Chairman, the more relevant part is, I would take you to page 705 of Kaul and which is admissibility of amendments and what does page 705 say. It says “In order that an amendment, in this case a recommendation, to a motion may be admissible, it must satisfy the following conditions:− An amendment should be relevant to, and within the scope of the motion to which it is proposed. It should not introduce a new or foreign matter or widen the scope of the motion.” Now Mr. Chairman, if I have your attention Mr. Chairman?

Mr. Chairman: Please carry on. I can look down also and listening to you. Thank you.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, now the relevant part; “An amendment which has merely, amendment or recommendation here, an amendment which has merely the effect

of a negative vote, is not admissible." On the same principle, amendments purporting to omit a clause of a Bill are out of order and are not circulated. So, Mr. Chairman, the basic principle that if an amendment or in this case a resolution seeks for a negative vote, it would not be admissible under parliamentary procedure whether it is the Senate of Pakistan or it is the Indian jurisdiction because Kaul essentially deals with Indian Parliament and Indian parliamentary practices and has been followed and cited by previous Chairmen and Speakers in their rulings. Thank you.

جناب چیئرمین: وسیم سجاد! quick reply کیوں کہ نماز کا بھی time ہو جائے گا۔

Senator Wasim Sajjad: I will take some time because several important issues have been raised. Mr. Chairman, I am grateful to you and I have great respect for your legal experience and acumen.

Mr. Chairman: Thank you Wasim sahib, I am grateful. I am looking at every aspect, as far the legal rules and Constitution, is concerned.

Senator Wasim Sajjad: Sir, one very important point is that the rules do not provide any regulation for a motion under Article 73 and because the rules do not provide any regulation in terms of the Money Bill, therefore, the Chairman Senate had to issue regulations/directions under Rule 237. Now, when the Chairman issues a direction under Rule 237, there is an assumption that the rules are not applicable, it says:

> "All matters not specifically provided in these rules and all questions relating to the detailed working of these rules shall be regulated in such manner as the Chairman may, from time to time, direct."

It is because the rules were not applicable, because the rules are applicable to introduction of bills/passage of bills and do not deal with a particular matter where the bill comes to the Senate, not for passage but for making recommendations, therefore, the Chairman Senate issued directions. As I said, Rule 237 itself gives vast powers to the Chairman to regulate, from time to time, in any manner that he may deem fit. Now, your honour may see that in the directions issued by the Chairman Senate and this is again a very important matter, there is no mention even of the Standing Committee, there is no reference to the Standing Committee.

Then Rule 3 says, a member may within two days of the motion, here "committee" is not mentioned; a "member" may within two days, give notice of a proposal. Now, we are dealing with notices of proposal for making recommendations.

(At this stage, Azan for Jumma prayers was heard in the House)

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ آپ کو directions میں کمیٹی کا کوئی ذکر نہیں ملے گا۔ تو سوال یہ اٹھتا ہے کہ how does it go to the Committee? It goes to the Committee because the members resolved that let it be sent to the Committee. Does it mean that after sending it to the Committee, the House becomes *functus officio* or the House still retains control over that matter?

یعنی اگر یہ کہا جائے کہ جی 8، 10 یا 12 ممبرز کی کمیٹی، ایک سو ممبرز کے House پر حاوی ہے تو یہ میرے خیال میں نہ قانون اور نہ منطق کے مطابق ہوگا کیونکہ کمیٹی کی recommendations آتی ہیں اور اس میں آپ نے دیکھا ہے کہ کمیٹی کا تو ذکر ہی کوئی نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ پھر کیسے جاتا ہے؟ اس طرح جاتا ہے کہ House اس کو resolve کرے۔ ہارون صاحب کا جو نکتہ تھا کہ کمیٹی میں گیا ہے، ٹھیک ہے کمیٹی میں گیا ہے وہاں بحث ہو گئی، بات ہو گئی لیکن notice of proposal ہر ممبر دے سکتا ہے۔ جناب کا فرض یہ ہوتا ہے کہ notice of proposal جب آئے تو اس کو circulate کیا جائے، اس پر بحث ہو اور اس پر voting ہو کیونکہ آپ 8 Rule میں دیکھیں:

> "A question relating to a proposed recommendation shall be decided by majority of the members present in voting in the manner laid down in Rule 212."

یہ طریقہ ہوتا ہے۔ Now what does Rule 5 of the direction mean? رضا ربانی صاحب نے اس پر کہا کہ negative vote ہوتا ہے، میرے خیال میں وہ یہ assumption کر رہے ہیں کہ یہ شاید amendment in the Bill ہے۔ جناب! بِل تو آتا ہی نہیں، there is no Bill before the House. There is no Bill for passage. This is a Bill which has come for making recommendations. اسی لیے direction کے Rule 5 میں آپ دیکھیں:

> "The provisions of Rules 95, 96 and 97 of the aforesaid Rules shall, *mutatis mutandis,* apply in respect of a notice of a proposal for recommendations."

لہذا یہ بات سامنے آئی کہ it does not apply to a Bill or to an amendment. میں نے یہ دیا ہے، یہ notice of proposal ہے، اس میں کوئی amendment کرنا چاہے تو اس کا amendment procedure ہوگا لیکن Rule 95 یہ کہتا ہے کہ آپ اس میں relax کر سکتے ہیں، یہ آپ کا اختیار ہے، اس میں suspension of rules کی بھی بات نہیں ہے کیونکہ یہ آپ کا اختیار ہے، اس کو House میں پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ Rule 95 کے تحت آپ اس کو خود کر سکتے ہیں جس طرح میں نے request کی تھی کہ سات دن کا نوٹس ہے، آپ اس کو relax کر سکتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بیٹھیں شیخ صاحب! گھبرا کیوں رہے ہیں آپ لوگ! میں بیٹھا ہوں، آپ لوگ پتا نہیں کیوں پریشان ہو جاتے ہیں۔ ہر چیز میرے سامنے ہے، سواتی صاحب بھی پریشان ہو جاتے ہیں۔ شاہ صاحب! آپ بیٹھیے، آپ کا point of order لے لیں گے۔

Shah *Sahib*, you are a lawyer, Wasim Sajjad is arguing his case, please sit down. I will not listen to you, please sit down. Wasim Sajjad, please continue.

Senator Wasim Sajjad: Mr. Chairman, the honourable Law Minister has referred to Rule 86, you will see that Rule 86 refers to introduction of a bill.

یہاں پر Bill introduce نہیں ہو رہا، Article 73 under یہاں recommendations کے لیے آیا ہے۔

Likewise, Rule 120 does not apply because we are not moving a resolution. Now, what is the effect of Rule 95 and 96 which under your directions, have been made applicable.

اس کا مطلب یہ ہے جی کہ when a notice of a proposal یہ میرا نوٹس ہے، it is delayed ٹھیک ہے، کیونکہ آپ نے کہا کہ اتنے دن میں ہے it is delayed ہم صرف یہ مانگ رہے ہیں کہ جی اس کو آپ entertain کریں، وہ جو delay ہے، اس کو آپ اپنی discretion میں condone کریں *mutatis mutandis* اس notice of proposal کا کوئی amendment دینا چاہتا ہے۔

If somebody wants to make an amendment to my notice, then the rules of amendment will apply. This is not the amendment, this is a notice of a proposal for making a recommendation and the recommendation, the other thing the Law Minister pointed out was

کہ جی ہم dictation دے رہے ہیں، ہم dictation نہیں دے رہے ہیں۔ ہم ان سے request کر رہے ہیں، ہم ان کو کہہ رہے ہیں کہ جب آپ Bill consider کریں، ہماری recommendation یہ ہے، اس کو آپ reject کر دیں۔

Now, this is within the powers of the National Assembly to either reject or accept the Bill. We are asking them that this is our recommendation, it is not binding, I understand that, it is up to the National Assembly all proposals made by the Senate are to be considered by the National Assembly, our request to the National

Assembly, our recommendation to the National Assembly is that it is the sense of this House built upon a consideration of the circumstances, taking into account of the difficulties of the people, that please do not pass this Bill. So therefore, it is in no way a dictation or a violation of the Constitution. if he makes a recommendation. Recommendation

تو یہ بھی کر سکتے ہیں کہ اس کو amend کر دو، وہ مانیں یا نہ مانیں ان کی مرضی ہے۔ ہم یہ بھی request کر سکتے ہیں کہ اس کو delete کر دیں۔ میں اس کو summarize کرتے ہوئے کہوں گا کہ

#1 The recommendations of the Committee are not binding on the House, it is for the House to consider.

#2 I am not moving an amendment, I am moving a notice of proposal. The only relaxation I am seeking is "time".

#3 We are not giving any dictation to the National Assembly, we are making a request.

#4 That none of the rules of Procedure are applicable to a notice of proposal under Article 73. This is to be regulated in accordance with your directions issued under Rule 237 and which have contained in this book.

جناب چیئرمین: جی شاہ صاحب! اب آپ بتائیے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں نے floor شاہ صاحب کو دیا ہے، مولانا صاحب! آپ بیٹھ جائیں، I will not listen to you. جی شاہ صاحب! آپ بات کریں۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب چیئرمین! انہوں نے جو contention دی ہے، میں بالکل اس سے اتفاق کرتا ہوں اور اس کی تائید کرتا ہوں۔ جناب والا! اس ایوان کے آپ جیسے سنجیدہ اور غیر جانبدار چیئرمین کے بارے میں، میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ جب treasury benches کے ایک معزز وزیر اور وزیر خزانہ جو کہ subject matter سے related ہیں، جب وہ کچھ upset تھے تو جناب

جناب [XXXXX][1] کے منہ سے abruptly, I know کہ intentionally نہیں ہے، یہ بات نکلی کہ چیئرمین! آپ میرے لیے بھی ہیں، آپ اُس طرف کے لیے بھی ہیں اور اِس طرف کے لیے بھی ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے الفاظ کو expunge کریں۔

جناب چیئرمین: اگر یہ بات سمجھی ہے تو میں انہیں expunge کرتا ہوں۔ Shah *Sahib*! are you happy now?

Senator Syed Zafar Ali Shah: Sir, thank you very much.

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari (Leader of the House): Mr. Chairman! there has been a long debate on this issue, on the legality and constitutionality of the issue. My request is that what is the spirit of Article 73. You must see first

کہ اس کی spirit کیا ہے؟ Article 73؟ کیا کہتا ہے؟

جناب چیئرمین: بخاری صاحب! میں سمجھ گیا ہوں۔ اسلام الدین شیخ صاحب! ایک منٹ۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب چیئرمین! میں اس میں صرف ایک بات add کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اس پر بہت بحث ہو چکی ہے۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب والا! اس پر صرف ایک گزارش کروں گا کہ وسیم سجاد صاحب کی بات مان لیتے ہیں، there are special provisions in this Money Bill, under Rule 237. گزارش یہ ہے کہ بارہ نومبر کو یہ Bill table ہوا یا transmit ہوا اور Chair سے direction آئی کہ دو دن میں دے۔ انہوں نے تیرہ دن لگائے اور secondly, جب

---

[1] *[The words were expunged by the orders of the honourable Chairman]*

Committee کی conclude recommendations ہو گئیں تو کل آ کر یہ پھر اپنی submissions دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی بہت شکریہ۔ مولانا صاحب پھر کہیں گے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ جی اسلام الدین شیخ صاحب! آپ ایک منٹ میں بات کریں اور اس کے بعد جناب احمد علی صاحب۔

سینیٹر اسلام الدین شیخ: شکریہ جناب چیئرمین۔ میرے پاس تئیس نومبر کی شام کوایم کیو ایم کے چھ سینیٹرز کے دستخطوں سے ایک recommendation آئی تھی، جن میں بابر غوری صاحب، عبدالحسیب خان صاحب، ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ صاحب، شیرالہ ملک صاحبہ اور کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی صاحب شامل تھے اور حسیب صاحب مجھے یہ دے کر گئے تھے لیکن اس وقت ممبران جا چکے تھے۔

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! وہ بات ہو چکی ہے۔ شیخ صاحب! برائے مہربانی آپ بیٹھ جائیں۔ ذرا قانون پر بات ہو جائے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Not more than one minute.

سینیٹر اسلام الدین شیخ: متحدہ قومی موومنٹ یہ سمجھتی ہے کہ اگر زرعی ٹیکس نافذ کر دیا جائے تو اربوں کھربوں کی آمدنی ہو سکتی ہے۔ نیز اگر corruption کم کر دی جائے تو مزید پانچ سو ارب کی آمدنی ہو سکتی ہے۔ لہذا ہم تمام سینیٹرز کی تجویز ہے کہ RGST جو عوام پر مزید مہنگائی کا بوجھ ڈالے گا، اس کو Standing Committee on Finance مسترد کر دے۔ ان کی یہ recommendation تھی۔

جناب چیئرمین: اس وقت قانون پر بات ہو رہی ہے اور آپ پتا نہیں کدھر چلے گئے ہیں۔ Ahmed Ali *Sahib*! please present the report of the Committee. May I request to all the members. Ahmed Ali Sahib! please move Item No. 2 تاکہ آگے بڑھا جائے۔

سینیٹر احمد علی: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے میری تھوڑی بات سنی اور لوگوں کو بھی سن لیا، I hope کہ آپ اس کو بھی consider کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: آپ پہلے report present کر لیں، پھر بعد میں بات کر لیجیے گا۔

Senator Ahmed Ali: O.K. Sir, I have the honour to present the report of the Standing Committee on Finance, Revenue, Planning and Development, Economic Affairs and Statistics on the proposals for making recommendations on the General Sales Tax Bill, 2010, referred to it by the House on 12th November, 2010.

Mr. Chairman: Report stands presented.

جناب چیئرمین: بابر غوری صاحب! ایک منٹ، آپ گھبرائیے نہیں، میں بیٹھا ہوا ہوں، میں کہیں نہیں جا رہا۔ شاہ Ahmed Ali *Sahib*! please move Item No. 3. صاحب! دیکھیں میں نے بابر غوری صاحب کو یہی الفاظ کہے ہیں کہ آپ گھبرائیے نہیں، میں بیٹھا ہوا ہوں۔ جی احمد علی صاحب۔

Presentation of Report on the Finance Amendment Bill, 2010

Senator Ahmed Ali: Sir, I have the honour to present the report of the Standing Committee on Finance, Revenue, Planning and Development, Economic Affairs and Statistics on the proposals for making recommendations on the Finance (Amendment) Bill, 2010, referred to it by the House on 12th November, 2010.

Mr. Chairman: Report stands presented.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اب ذرا legal issue پر decision ہو جائے، پھر اس کے بعد ضرور یہ آئے گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: دیکھیں یہ club نہیں ہو سکتی ہے۔ Rules کے مطابق club نہیں ہو
سکتی ہے۔ میں ان کی ہر بات تو نہیں مانوں گا ناں۔ Let me decide the legal issue
first of all. بابر غوری صاحب! آپ برائے مہربانی بیٹھ جائیں۔ Let me decide the
legal issue first. It's a very important matter.

Mr. Wasim Sajjad, Leader of the Opposition has requested that the Chairman exercising his discretion under Rule 96 Clause (2) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, should allow him and others to move fresh proposals with regard to the two Bills;

i. The General Sales Tax Bill 2010 and

ii. The Finance Amendment Bill 2010.

I have heard the arguments of the various members in details, the names of which would be mentioned later on. When these two Bills were laid down in the House on 12th November, 2010 pursuant to Article 73 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan. It is ruled that Mr. Jan Mohammad Khan Jamali, in his capacity as Acting Chairman Senate, with the sense of the House, announced that any proposals for making recommendations on these Bills be given by the members within two days to the Secretariat. Now, the notices for the fresh proposals given of by Mr. Wasim Sajjad yesterday and few other members including those of MQM and JUI(F) were received today in the Secretariat. The Finance Committee comprising of twelve members is headed by Senator Ahmed Ali belonging to MQM. Major political parties are represented in the said Committee. The Standing Committee after considering the proposals made by various members has submitted the report in the House which has been presented today by Mr. Ahmed Ali, Chairman Standing Committee. The proposals which have now been submitted are not within the prescribed limited of

two days mentioned in the directions issued by the Chairman in respect of Money Bill and are violative of Rule 95 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, as these don't come within the ambit and scope of the Bill. The Finance Committee has submitted the report which has already been presented in today's sitting, therefore, it would not be appropriate to allow any member to move any fresh proposal.

(At this stage there was a rumpus in the House)

Mr. Chairman: House is adjourned till 2.00 p.m., for *Nimaz*.

دو بجے پھر ملیں گے۔ Thank you.

[The House was then adjourned to meet again on 2.00 p.m.]

The House was reassembled at 2:30 P.M. with Mr. Chairman (Mr. Farooq Hamid Naek) in the Chair.]

جناب چیئرمین: جی وسیم سجاد صاحب۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! آج صبح میں نے اپنی پارٹی اور Opposition کا موقف پیش کرتے ہوئے یہ عرض کی تھی کہ جس طریقے سے recommendations آئی ہیں، ہمارا اس میں شامل ہونا ممکن نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہاں پر Bill زیر بحث نہیں ہے، اس میں recommendations ہیں۔ اگر ہم recommendations کے ساتھ چلیں تب بھی ہمارا موقف واضح نہیں ہوتا اور اگر اس کے خلاف چلیں تو تب بھی ہمارا موقف واضح نہیں ہوتا۔ ہم نے ایک کوشش کی تھی کہ ایک طریقے سے یہ معاملہ زیر بحث آجائے اور جناب نے دیکھا کہ ایک Motion ہم نے move کیا کہ ہم اس Bill کو تسلیم نہیں کرتے اور اس کو رد کرتے ہیں۔ اس Motion کی حمایت JUI نے کی، جماعت اسلامی نے کی، PML(Q) نے کی، PML(N) نے کی لیکن جناب نے اپنی صوابدید میں اس کو accept نہیں کیا۔ آپ پر تو کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن حکومت نے

جس طرح اس کو رد کیا ہے اور اس کی مخالفت کی ہے، ہم اس کو مد نظر رکھتے ہوئے اور یہ record کرانے کے لیے کہ ہم اس Bill کے بالکل مخالف ہیں واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(لیکن اس موقع پر انہوں نے واک آؤٹ نہیں کیا)

جناب چیئرمین: پہلے آپ لوگ decide کر لیجیئے کہ کون بولے گا اور کیا بولے گا۔ جی غوری صاحب۔

سینیٹر بابر خان غوری: جناب والا! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ نے جس طرح ان تمام، سفارشات کہہ لیں، recommendations, کہہ لیں، Motions کہہ لیں، قرارداد کہہ لیں، جو بھی تھیں، کو reject کیا ہے، بہرحال آپ اس Chair پر ہیں اور آپ کر سکتے ہیں لیکن اسی ایجنڈے میں اگر آپ چاہتے کیونکہ یہ جو ایک جمہوری عمل چل رہا ہے، آپ اگر سن لیں، آپ کے پاس numbers ہیں، ہمیں یہ پتا ہے اور انہی numbers کے پورے ہونے کے بعد ہی اجلاس دوبارہ شروع ہوا ہے۔ ہماری ایک recommendation ہے جو احمد علی صاحب نے دی ہے، اس میں "Senator Ahmed Ali in his dissent note said that rather than imposing GST Bill 2010, agriculture income tax should be levied which will generate billions of rupees." جناب والا! اگر اسی حوالے سے آپ sense of the House لے لیں تو اس طرح یہ recommendation reject ہو جائے گی۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ کم از کم یہ process کا ایک حصہ تو بنے گی۔ ہماری آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس کو اس طرح بلڈوز نہ کریں۔ یہ ٹھیک ہے کہ جب آپ چیئرمین بننے آئے تھے تو اس وقت آپ پیپلز پارٹی کا حصہ تھے اور پیپلز پارٹی کے امیدوار تھے لیکن ہم سب نے آپ کو vote دیا تھا اور آپ ہم سب کے چیئرمین ہیں۔ آپ کا فرض ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اس issue کو House کے sense کے مطابق resolve کریں۔

جناب چیئرمین: جی صابر بلوچ صاحب۔

Senator Sabir Ali Baloch: Thank you very much, sir. Sir, it is very strange that a Minister, who is a part of the Government and voting against the Government. It is very much unprecedented in the parliamentary democracy. It is the moral

obligation of the Minister, if he votes against his own Government, means against himself, then he should resign first.

سینیٹر بابر خان غوری: میرے خیال میں جو بھی پرچی ان کے پاس آئی ہے وہ انہوں نے بڑی اچھی طرح پڑھ لی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ وزیر عوام کی امنگوں کے خلاف کام کر رہا ہے تو وزیر ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ عوام کی مرضی کے خلاف جائے۔ میں MQM کا پارلیمانی لیڈر ہوں اور بحیثیت پارلیمانی لیڈر میرا فرض ہے اور as a Senator بھی میرا فرض ہے کہ میں عوام کی آرا کا احترام کروں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے تو آپ ایک notification جاری کرکے ہمیں kick out کر دیں۔

Senator Sabir Ali Baloch: If you have moral courage then you should resign first.

Mr. Chairman: One minute please.

(interruption)

جناب چیئرمین: بھئی یہ آپ لوگوں کے اندرونی مسائل ہیں۔ Why don't you settle it up?

(interruption)

Mr. Chairman: May I request all the members to sit down?

(Interruption)

جناب چیئرمین: پہلے ڈار صاحب کو سن لیں۔ جی ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میری دو suggestions ہیں۔ ابھی آپ کی ruling نہیں آئی۔

جناب چیئرمین: میں نے proposals پر تو ruling دے دی ہے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: نہیں جناب والا! جو ابھی آیا ہے کہ آپ اس پر voting کروا لیں۔ اگر آپ نے اس پر voting کروانی ہے تو میری درخواست ہے کہ آپ پھر Wealth Tax پر بھی voting کروالیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، ابھی ایسی کوئی proposal نہیں ہے۔ انہوں نے agriculture income کی بات کی ہے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میں تو اگر کی بات کر رہا ہوں۔ If you will allow then kindly do on this also. اگر نہیں دیں گے تو کیا ہم اسی طرح بیٹھے رہیں گے پورا ہفتہ۔ Is it possible? Let us move forward. اگلے item پر، in any case, it is the prerogative and the privilege of this House to vote. Either vote against or vote for. Either through voice vote or if it is demanded through ballot. میرے خیال میں تو پھر آگے چلیں۔

جناب چیئرمین: جی پروفیسر صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں بھی ڈار صاحب کی بات کو ذرا سا آگے بڑھاتے ہوئے آپ سے بھی اور آپ کے توسط سے ایوان کے تمام ارکان سے یہ کہوں گا کہ دیکھیے اب report lay ہو گئی ہے اور یہ اب ہماری property بن گئی ہے۔ اب ہمارے پاس صرف دو ہی options ہیں۔ یا تو ہم اس report کو approve کرکے بھیجیں یا ہم اسے reject کر دیں۔

Mr. Chairman: Yes, yes, either of the two.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: میری اور میری جماعت کی position تو یہ ہے۔ جس طرح سے بابر نے کہا، اسی طریقے سے، صرف وہ نہیں ہیں، اس میں، میں بھی ہوں اور سب سے لمبا نوٹ اس میں میرا ہے، اس میں ہارون صاحب کا نوٹ ہے، ڈار صاحب کا نوٹ ہے اور احمد علی صاحب کا نوٹ ہے اور یہ اس کا حصہ ہے۔ اگر آپ ان notes کو بھی approve کرتے ہیں کیونکہ ماضی میں یہ طریقہ رہا ہے کہ جو minority report ہوا کرتی تھی وہ الگ آتی تھی اور اس پر الگ vote ہوا کرتا تھا لیکن چونکہ وہ بجٹ کا pattern تھا اس لیے ہم نے یہاں forward نہیں کیا۔

جناب چیئرمین: دیکھیے پروفیسر صاحب! بات یہ ہے کہ minority reports کوئی نہیں آئی ہیں۔ دیکھیں جو directions ہیں، I will read it for you. “A question relating to a proposed recommendation shall be decided by a

majority of the members present and voting in the manner laid down in Rule 212 of the aforesaid rules." اب جو recommendations آئی ہیں۔ I went through the report when I was in the Chamber, they are all unanimous recommendations. There are no minority recommendations at all. کیونکہ وہ ساری unanimous recommendations ہیں اس لیے ان کو چاہیں تو vote کے لیے ڈال لیں۔

(مداخلت)

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: میں اس میں ایک اور بات واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ جو recommendations آئی ہیں، ہم نے اس total package کو reject کیا ہے۔ ہم نے دونوں Bills کو reject کیا ہے۔ وہ اس لیے کیا ہے کہ اگر آپ اس میں کوئی improvement کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔ اس لیے میں صاف طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ موجودہ شکل میں، اگر آپ کے پاس کوئی choice نہیں ہے، تو آپ کو لازماً اس report کو voting کے لیے لانا چاہیے کہ آیا یہ report ہم adopt کریں یا reject کریں اور ہم اس کو reject کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی چوہدری صاحب۔

سینیٹر چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! بات دراصل یہ ہے کہ یہ ایک سیاسی مسئلہ بن چکا ہے۔ حکومت اور حکومت کے اتحادیوں کے درمیان مسئلہ ہے۔ ہم تو اس کے بیچ میں ویسے ہی پھنس رہے ہیں۔ ہماری یہ درخواست ہے کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس کو قومی اسمبلی میں بھیج دیا جائے، ہم آپ کے مشکور ہوں گے۔

جناب چیئرمین: جی سواتی صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں اپنی پارٹی کی ترجمانی کرتے ہوئے سب پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو دونوں بل پیش کئے گئے ہیں ان کو ہم بنیادی طور پر اور مکمل طور پر in totality reject کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ تو بات آچکی ہے۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: ہم نے اپنا موقف پیش کرنا ہے۔ بارہ ممبران میں سے ہمارے گیارہ ممبران حاضر ہیں۔ گیارہ اراکین نے دستخط کر کے آپ کو موشن پیش کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ووٹنگ کروالیں۔

جناب چیئرمین: وہ میں نے رولنگ دے دی ہے۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب ہم minority میں ہیں ہم نے جس طریقے سے یہ فیصلہ کیا تھا۔

Mr. Chairman: Minister *sahib,* I have already given a ruling on it.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: ہم نے جو فیصلہ کیا تھا اسی پر قائم ہیں اور اس کے خلاف ووٹ دیں گے۔

Mr. Chairman: Yes Dr. Malik.

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: جناب والا! میری گزارش ہے کہ اکثریتی پارٹیوں نے اس بل کو reject کیا ہے۔ میں ان recommendations کو بھی reject کرتا ہوں۔ جب تک آپ ہمارے sense کو نہیں لیں گے، یہ بالکل غلط ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جی ڈاکٹر بابر اعوان صاحب۔

Senator Dr. Zaheer–ud–din Babar Awan: Thank you very much sir. We have to refer to the Constitution and that is not unfortunate, it is fortunate that we have a written Constitution and the exercise which is being conducted by your goodself to the august House sir, finds mention in proviso to Sub Article (1) of Article 73 of the Constitution that what can be done over here right now that is given over there. I want you to go the other way round or somebody wants you to go the other way round, that would not be in consonance with the provision of the Constitution and allow me to read that.

Mr. Chairman: Yes, please.

Senator Dr. Zaheer-ud-din Babar Awan: Sir, with your permission I read, "Provided that simultaneously when a money bill including the Finance Bill containing the Annual Budget Statement is presented to the National Assembly, a copy thereof shall be transmitted to the Senate which may", now this is very pertinent which I am underlining, "within fourteen days make recommendations sir", and if we ask for the proposal, if we ask for the motion, if we ask for the minority view, we can not do that sir.

No.2. Where do we stand that is to be understood as well sir. We stand at a point of time when a unanimous recommendation of the committee is before the House. So sir, I think there is no ambiguity in the further and it may be carried out.

[desk thumping]

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! میں صرف وضاحت کی خاطر بتا دوں کہ minority view in the Committee is not minority view here. Majority view in the Committee is not majority view of the Senate. Therefore, the recommendations, if at all, they have to be made, have to be made by majority in the Senate and if the minority view gains the support of the majority, it will become the majority view and since our proposal which was in a way to express a view, which we think is the majority view, now that is not being allowed. Your honour has already given a ruling on it, that is being allowed, therefore, we have no option but not to proceed in the proceedings.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! آپ کی اجازت سے عرض کروں گا کہ بلاشبہ بابر صاحب نے Constitution کو ٹھیک quote کیا ہے اور ہمارا اختیار reject or adopt کرنا نہیں ہے، ہم صرف recommend کر سکتے ہیں، یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ اب تک دو سال میں ہم نے جو روایت قائم کی تھی وہ یہ تھی کہ جن باتوں پر agreement ہو جاتا تھا، انہیں ہم

لکھتے تھے ۔ جن پر اتفاق نہیں ہوتا تھا ان پر ہم consensus recommendations cut motions کی شکل میں proposal لاتے تھے، وہ یہاں reject ہو جاتی تھی، ریکارڈ پورا ہو جاتا تھا۔ اس مرتبہ جو صورت حال بنی ہے وہ یہ ہے کہ چونکہ ہم پورے package کو reject کر رہے ہیں اس لیے ہم نے اپنے note of dissent کے اندر دونوں Bills کے بارے میں اپنے تحفظات کا اظہار کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ ہم اس کو support نہیں کر رہے۔ ان کی یہ بات درست ہے کہ کمیٹی نے جو 15 recommendations دی ہیں ، ان پر وہاں اتفاق رائے give and take کے ذریعے سے develop ہو گیا تھا لیکن جو پوزیشن آج ایوان میں ہے اور جو پوزیشن پورے ملک میں ہے، اس میں یہ بات بالکل clear ہے کہ اگر ان recommendations کے معنی یہ ہیں کہ ہم Bill کو support کر رہے ہیں تو یہ غلط ہے اور اسی لیے ہم اس پوری report کو reject کرنے کے لیے تیار ہیں تاکہ سینیٹ کا یہ message قومی اسمبلی کے سامنے اور قوم کے سامنے بھی پہنچے کہ وہ اس کی تائید نہیں کر رہے ہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! اس پر آپ رولنگ دے دیں۔

جناب چیئرمین: احمد علی صاحب۔

سینیٹر احمد علی: جناب والا! سینیٹ کے اندر کچھ ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو چلی آرہی ہیں، Constitutions لکھے ہوئے نہیں ہوتے پھر بھی چلی آرہی ہوتی ہیں، روایات کا لفظ آتا ہے۔ میں سات سال سے اس کمیٹی کا چیئرمین ہوں، پروفیسر صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ کچھ recommendations ہم give and take basis پر consensus بناتے ہیں۔ اس لیے بناتے ہیں کہ ہمارا کام یہ نہیں ہے کہ ہم کسی کے ساتھ جھگڑا کریں۔ اپوزیشن بھی ہمیں give in and ruling party بھی give in کرتی ہے تب جا کر consensus بنتا ہے۔ بجٹ کے اندر 72 recommendations کی گئیں اور 69 recommendations مانی گئیں، consensus سے کی گئیں لیکن کچھ cut motions جن کی بات پروفیسر صاحب کر رہے ہیں ، minority report اپنی جگہ exist کرتی ہے اور اس پر voting ہوتی رہی ہے۔ آپ ابھی پورا ریکارڈ منگا لیجیے اور دیکھ لیجیے۔ آج یہ کیسے کہہ رہے ہیں کہ minority report پر ہم voting نہیں کریں گے۔ آپ نے تو مجھے report پڑھنے ہی نہیں دی کہ میں لوگوں کو appreciate کر سکوں۔ آپ نے مائیک بند کر کے ایک نئی روایت

قائم کر دی ہے کہ میں اپنے آدمیوں جنہوں نے محنت کی ہے، کام کیا ہے، ان کی تعریف ہی آپ نے مجھے نہیں کرنے دی۔ جناب والا! یہ روایت ٹھیک نہیں ہے۔ اس طرح سے آپ چلیں گے تو آپ کے ساتھ چلنا ہمارے لیے بڑا مشکل ہو جائے گا۔

Mr. Chairman: Thank you. Adeel *sahib.*

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب والا! ایوان میں بڑے دانشور ہیں، Parliamentarians ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے، آپ میری رہنمائی فرمائیں گے،پہلے تو میرے پاس کمیٹی کی رپورٹ نہیں تھی، اب آئی ہے۔ میں نے اس میں دیکھا ہے کہ Committee unanimously made the following recommendations یہ کوئی پندرہ،ہیں---

جناب چیئرمین: آپ مجھے یہ recommendations پڑھنے کی اجازت دیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: آپ پڑھ لیں۔

Mr. Chairman: The report is before me. This has been signed by Senator Ahmed Ali, Chairman of the Committee. Report of the Standing Committee on Finance, Revenue and Planning and Development and Economic Affairs and Statistics on the General Sales Tax Bill, 2010.

The General Sales Tax Bill 2010 was presented in the National Assembly of Pakistan on 12th November 2010 by Senator Dr. Abdul Hafeez Shaikh, Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs and Statistics. On the same day a copy of the Bill was laid in the Senate of Pakistan by Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari, Leader of the House, on behalf of the Minister for Finance and Revenue. The Acting Chairman referred the Bill to the Standing Committee on Finance and Revenue for consideration and report. Under Article 73 of the Constitution of Pakistan the Senate is allowed 14 days to submit its recommendations on a money bill to the National Assembly. In this case the deadline for transmission of recommendations is 26th November 2010.

The Standing Committee held 5 meetings from 22^{nd} to 25^{th} November 2010 to consider the Bill and formulate its recommendations. After thorough discussions and deliberation the Committee unanimously recommended fifteen amendments in the Bill for consideration of the Senate. Due to the absence abroad of Senator Ahmed Ali, Chairman of the Committee, the meetings held on 22^{nd} and 23^{rd} November, 2010 were Chaired by Senator Islamuddin Shaikh, who was chosen by the Members under Rule 154 (2) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988.

The five meetings were attended by following members. Senator Ahmed Ali, Chairman, Senator Ms. Sughra Imam, Senator Waqar Ahmed Khan, Senator Dr. Safdar Ali Abbasi, Senator Islamuddin Shaikh, Senator Ilyas Ahmed Bilour, Senator Muhammad Talha Mahmood, Senator Mrs. Kalsoom Parveen, Senator Mohammad Ishaq Dar, Senator Prof. Khurshid Ahmad, Senator Haroon Khan, Senator Dr. Abdul Hafeez Shaikh, Minister, Ms. Hina Rabbani Khar, Ex Senator Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder. Now, I come to para 9. The Committee unanimously made the---

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب والا! سارا پڑھ لیں۔

Mr. Chairman: OK. Prof. Khurshid Ahmed, Senator Haroon Khan, Senator Talha Mahmood and Ex Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder, raised the issue of non- jurisdiction of the *Majlis-e-Shoora* to legislate the provincial subject, as both goods and services are combined in the Bill under consideration. It was argued that after the passage of 18^{th} Constitutional Amendment, the subject of tax on services has been devolved to the provinces and *Majlis-e-Shoora* (Parliament) could not legislate on the subject until and unless all the Provincial Assemblies pass a resolution under Article

144 of the Constitution of Pakistan and authorize it to legislate "tax on services" as the subject is not enumerated in the federal legislative list contained in the fourth schedule of the Constitution.

Senator Haroon Khan and Dr. Safdar Ali Abbasi were of the view that the imposition of the General Sales Tax Act 2010 will lead to inflation which will be impossible for the Government to control. Senator Haroon Khan argued that other sources of revenue including tax on agricultural income should be tapped. He also advocated 20 percent reduction in Government expenditure. Senator Talha Mahnmood proposed imposition of refundable import duty on Afghan Transit Trade. He stated that he would not support the Bill under consideration. Senator Ilyas Ahmed Bilour was of the view that retailers would be willing to pay a fixed tax rather than indulging in a cumbersome documentation of their sales and purchases. Prof. Khurshid Ahmed suggested that this Bill should be implemented from the next financial year with two different rates of tax for different categories of goods.

Senator Mohammad Ishaq Dar stated that his party's position on GST Bill 2010 is clubbed with 4 conditions, which include imposition of wealth tax, initiation of measures for eradication of corruption in Government which is estimated at Rs. 350 to 400 billion, adoption of meaningful austerity measures starting from the top and checking losses of approximately Rs. 300 billion in 8 public state enterprises.

Mr. Salman Siddique, Secretary Finance responded that Sales Tax is a Provincial subject, however, an agreement has been reached with the Provinces wherein tax on stand alone services would be collected by the Provinces themselves while for integrated services , input adjustment was necessary and the task of collection of tax on this class of services was assigned to the

Federal Board of Revenue. The Federal Government is not legislating for the Provinces as there will be five laws, one for each Province and ICT. However, all the four Provincial laws will have to be similar otherwise there would be accounting problems. Moreover the Bill under discussion has been discussed and agreed with the Provinces and the Provincial Bills have been shared with the Federal Government. The FBR is a collecting agent for the Provinces and will regulate only to the extent allowed by the Provincial law. Senator Abdul Hafeez Shaikh, Minister for Finance and Revenue stated that the Bill already has two rates of tax which are zero and 15. The tax has not been levied on essential items like food, vegetables, poultry, life saving drugs and education. He said that it was not a new tax but the GST law in operations is being reformed. The prices of commodities which currently carry 17 percent rate of GST will decrease while the prices of commodities which have zero rate of duty will go up slightly. He said that he is ready to brief the Committee on agricultural income tax whenever it is convenient to the Members. Thereafter the Members without prejudice to their principled positions proceeded to discuss the Bill.

The Committee unanimously made following recommendations which are 15:−

(i) In clause 2(ii), for the words “whose income”, the words “the income of which” be substituted.

(ii) In clasue 2, in sub−clause (v), in paragraph (c), after word “Modaraba”, the words “and the like financial institutions”, shall be added.

(iii) In clause 2(vii), after the word “and” appearing for the first time, the words and

comma, “where applicable, includes” be added.

(iv) In clause 2(xi), the words “whether or not the provision of such entertainment is lawful” be deleted.

(v) In clause 5, in sub-clause (3), clauses (c) and (d) shall be omitted.

(vi) In clause 5, the words, “Subject to Section 8(1)” be added before the words “The provisions of this Act”.

(vii) In clause 14, in sub-clause (1), in paragraph (a), the words and figures “section 25 of “ shall be omitted.

(viii) In clause 28, in sub-clause (2), for the word, “Despite” occurring in the beginning, the word “Notwithstanding” shall be substituted.

(ix) In clause 38, for the existing heading, the following shall be substituted, namely:-

“Withholding agents”.

(x) In clause 72 (1), after the word “accountant”, appearing for the first time, the words “the reasons for a special audit to be recorded in writing and conveyed to the registered persons” be added.

(xi) In clause 74(2), after the word “company”, the words “exercising executive authority” be added.

(xii) In clause 84, in sub-clause (1), in paragraph (c), after the word “control” the words and

comma “computers, electronic gadget and” shall be inserted.

(xiii) In clause 84, the following proviso be added, namely:−

“Provided that reasons to call for information or documents and access to premises under this section shall be recorded in writing and conveyed to the registered person”.

(xiv) In the first schedule, the exempt items should also include:−

(a) Food items exempt under the Sales Tax Act, 1990,

(b) Stationery for Education purposes, and

(c) Medicines.

xv) In the third schedule, the penalties specified as No.9 be rationalized.

10. The Committee recommended to the Senate that the above recommendations may be transmitted to the National Assembly.

11. The Bill as introduced in the Senate is at Annexure “A” while the Bill recommended by the Committee is at Annexure “B”.

12. After agreeing to the unanimous recommendations some Members of the Committee desired that their principled position should be reiterated in the Committee report. That is all.

Now what I can get the result there are 15 recommendations which have been unanimously adopted by the Standing Committee in which there was a due representation of all major political parties and they have

themselves recommended that these recommendations may be transmitted to the National Assembly pursuant to Article 73 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan 1973. Yes Wasim Sajjad *sahib.*

سینیٹر وسیم سجاد: اس میں ہمارا موقف بڑا واضح ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ ساتھ ہی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مہربانی کرکے پہلے انہیں بولنے دیجیے۔ آپ کو right مل جائے گا۔ مولانا صاحب! آپ Chief Whip بھی ہیں، آپ Minister for State بھی ہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب ہمارا موقف بڑا واضح ہے۔ میں اس کے دلائل میں جانا نہیں چاہتا۔ ہم نے دلائل دیے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں نے تو پڑھ کر سنایا ہے۔

سینیٹر وسیم سجاد: بات یہ تھی کہ اس سے مہنگائی کا اتنا سیلاب آئے گا کہ عوام برداشت نہیں کر سکتے۔ ہم اس کو سفارشات کے ساتھ یا سفارشات کے بغیر قبول نہیں کرتے، لہذا ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

[مسلم لیگ (ق) کے معزز اراکین واک آؤٹ کر گئے]

Mr. Chairman: OK.

(مداخلت)

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! مجھے بھی اعتراض ہے۔

جناب چیئرمین: میں نے وہی principled stand پڑھا ہے۔ میں نے اپنی طرف سے کچھ add نہیں کیا ہے۔ پروفیسر صاحب! میں نے کچھ add نہیں کیا ہے just read verbatim.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب یہ بات واضح ہونی چاہیے کہ جو ہم نے کہا ہے اگر اسے نہیں مانتے تو ہم رپورٹ کی مخالفت کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی مولانا صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ابھی کرلیتے ہیں۔ مولانا صاحب کچھ فرمالیں۔ منسٹر صاحب ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر مولانا عبد الغفور حیدری: یہ یاد دلانے کا آپ کا بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! یہ جو پورا package آیا ہے اور بالخصوص جو GST ہے، جمعیت علمائے اسلام اس پورے package کو مسترد کرتی ہے اور یہ سمجھتی ہے کہ یہ ایک ظالمانہ، آمرانہ، جابرانہ ٹیکس ہے اور آخر کار اس کا اثر غریب پر پڑے گا اور غریب ہی اسے ادا کرے گا۔ اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت ہماری قوم کی حالت، اس ٹیکس کی متحمل نہیں ہے اور ہم نے اپنی تجاویز میں بارہا گزارش کی ہے کہ ازراہ کرم اس کا از سر نو جائزہ لیا جائے۔ کوئی قرآن حکیم نہیں ہے کہ اگر ایک دفعہ کمیٹی نے تجاویز بھیج دیں یا کہیں سے بھی آئیں یا آئی ایم ایف یا ورلڈ بینک نے دباؤ ڈالا، جو کچھ بھی کیا لیکن ہم سب سیاسی لوگ ہیں۔ سیاسی جماعتیں ہیں۔ لوگوں سے ووٹ لینے والے لوگ ہیں۔ آپ باہر جائیں، فیلڈ میں جائیں، جو لوگ اس پر احتجاج کررہے ہیں، یہ سب ان کے بھی سامنے ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

سینیٹر مولانا عبد الغفور حیدری: اس لیے میں سمجھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: یہ باتیں کہی جاچکی ہیں۔ آپ دوبارہ دہرا رہے ہیں۔

سینیٹر مولانا عبد الغفور حیدری: میں یہ بتا دوں کہ اس ایوان کے ساتھ، ہم سب کے ساتھ یہ بڑی زیادتی ہورہی ہے۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! یہ واضح ہوچکی ہیں۔

سینیٹر مولانا عبد الغفور حیدری: مجھے ایک سیکنڈ چاہیے۔

جناب چیئرمین: جی۔

سینیٹر مولانا عبد الغفور حیدری: جناب چیئرمین! ہم حکومت کا حصہ رہے ہیں۔ حکومت کا ساتھ دیتے رہے ہیں لیکن ہمیں آزادی ہے۔ اے این پی جو کرے، اس کی مرضی، اس کا اپنا نقطہ نظر ہے۔ جے یو آئی جو کچھ کرے، اس کا اپنا نقطہ نظر ہے۔ اس لیے کسی کو اس حوالے سے کہنا کہ یہ منسٹر ہیں، اس لیے ان کو خاموش ہی رہنا چاہیے۔ نہیں۔ ہماری پارٹی ہے۔ ایک بڑی پارٹی ہے۔ ملکی سطح کی پارٹی ہے۔ یہ ایک جمہوری عمل ہے۔ اگر ہم اپنا نقطہ نظر دیتے ہیں تو ہم اپنے عوام کے لیے، اپنے ملک کے لیے، اپنی قوم کے لیے دیتے ہیں۔ اگر حکومت قوم کے لیے بہتر سوچتی ہے، یقیناً بہتر سوچتی ہو گی۔ پیپلز پارٹی قوم کے لیے بہتر سوچتی ہو گی، یقیناً بہتر سوچتی ہو گی لیکن اگر میں ایک نقطہ نظر پیش کرتا ہوں تو میرے نقطہ نظر کے سامنے نہ آئی ایم ایف کا دباؤ ہے، نہ ورلڈ بینک کا دباؤ ہے، نہ کسی اور قوت کا دباؤ ہے۔ میں اپنے نقطہ نظر کو قوم کے لیے، ملک کے لیے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب کوئی بات کرنا چاہ رہے تھے۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: میری ایک adjournment motion تھی۔ جناب نے فنانس منسٹر صاحب کے بارے میں کہا تھا کہ وہ آئیں گے۔ وہ admissibility کی stage پر تھی۔

جناب چیئرمین: وہ بھی کر لیتے ہیں۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب! آج اجلاس prorogue ہو رہا ہے۔ میرا ایک بے ضرر سا resolution ہے۔

جناب چیئرمین: وہ بھی میں دیکھ لوں گا۔ آپ فکر نہ کیجیے۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جی ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: پھر آپ کہیں گے کہ میں نے یہ لفظ استعمال کر دیا ہے۔ جی بابر غوری صاحب۔

سینیٹر بابر خان غوری: چیئرمین صاحب! اتنی request کی گئی ہے۔ آپ سے گزارش تھی۔ آپ کہتے ہیں کہ تحمل سے، پیار سے بات کریں، میں مانوں گا۔ ہم نے اتنا پیار کیا ہے لیکن آپ تو mould ہی نہیں ہو رہے۔

جناب چیئرمین: جی بسم اللہ۔

سینیٹر بابر خان غوری: ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ جب تمام پارٹیوں نے گزارش کی ہے۔ ہم واک آؤٹ کر کے یہ موقع نہیں دینا چاہتے کہ خاموشی سے اسے pass کر لیا جائے۔ ہم یہاں رہ کر اسے oppose کریں گے۔ ہم آپ سے صرف یہ کہتے ہیں کہ آپ اس حوالے سے ووٹنگ کرائیں کہ کون favour میں ہے، کون نہیں ہے۔ آپ ووٹنگ کیوں نہیں کرا رہے جناب؟

جناب چیئرمین: ابھی کر رہے ہیں۔

سینیٹر بابر خان غوری: آپ recommendations میں جا رہے ہیں۔ آپ نے پہلے اس issue کو لیا ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: وہ میں نے کر دیا ہے۔ رولنگ دے دی ہے۔ اب بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ Now I am putting the recommendations.

سینیٹر بابر خان غوری: نہیں جناب! اس کو مہربانی کر کے کریں۔

جناب چیئرمین: میں نے کل رولنگ دے دی تھی۔

سینیٹر بابر خان غوری: جناب! آپ رولنگ دیں یا جو بھی ہے۔

Mr. Chairman: I am now going to put the recommendations of the Standing Committee on Finance to the House for approval.

(*Voices: "No GST no"*)

Mr. Chairman: I am now going to put the recommendations of the Standing Committee on Finance for transmission to the National Assembly in terms of Article 73 of the Constitution. First we take up the GST.

(*The motion was carried)*

Mr. Chairman: The recommendations are carried and approved. Now I put the recommendations with regard to Finance Amendment Bill, 2010.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The recommendations are carried and approved. Finance Minister *sahib* would you like to say a few words.

(At this stage there was a rumpus in the House)

جناب چیئرمین: بھائی یہ carried ہو گیا ہے۔ جی بخاری صاحب۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب! آج کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ That has been completed sir.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

I now read out the prorogation order received from the President.

"In exercise of the powers conferred by clause 1 of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate session on the conclusion of its business on 26th November 2010.

Sd/-
(Asif Ali Zardari)
President
The Islamic Republic of Pakistan

[The House was then prorogued sine die]